Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِهِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 17

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

14 جمادی الاوّل 1431 ہجری۔ 29 شہادت 1389۔ 29 اپریل 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کے عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب کو ڈھانک دے گا

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡهُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡهُنَّ ۚ وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ○ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡهِ مَیۡتًا فَکَرِهۡتُمُوۡهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ ○

ترجمہ: اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ (کسی قوم کی) عورتیں دوسری (قوم کی) عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں۔ ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم یا حالات والی) عورتیں ان سے بہتر ہوں اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد کیا کرو، کیونکہ ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانا ایک بہت ہی برے نام کا مستحق بنا دیتا ہے (یعنی فاسق کا) اور جو بھی توبہ نہ کرے وہ ظالم ہوگا۔

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو، کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں، اور تجسس سے کام نہ لیا کرو۔ اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (الحجرات 12:13)

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اکیلا اور تنہا چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کرتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس ایک مصیبت کم کردے گا اور جو کسی مسلمان کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا“ (ریاض الصّٰلحین باب فی قضاء حوائج المسلمین)

☆......ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راز اور سرگوشی کے انداز میں فرمایا ”کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ اس پر اپنا سایہ رحمت ڈالے گا، پھر فرمائے گا تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا! وہ کہے گا ہاں میرے رب! پھر فرمائے گا فلاں فلاں کام بھی کیا تھا؟ وہ اقرار کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اُس دنیا میں تیری کمزوریوں کی پردہ پوشی کی آج قیامت کے دن بھی پردہ پوشی کرتا ہوں اور انہیں معاف کرتا ہوں“ (بخاری کتاب الادب باب ستر المومن علیٰ نفسہ)

☆......ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کے عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب کو ڈھانک دے گا۔ اور ستاری فرمائے گا اور جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی پردہ دری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب اور ننگ کو اس طرح ظاہر کرے گا کہ اس کے گھر میں اس کو رسوا کردے گا“۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الحدود باب الستر)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”اصل میں انسان کی خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے کیونکہ وہ ستار ہے اور بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے ورنہ اگر خدا تعالیٰ ستاری نہ فرمائے تو پتہ لگ جاوے انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں۔ انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے یعنی جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے، رحم ہے، حلم ہے، کرم ہے، انسان بھی رحم کرے، حلم کرے لوگوں سے کرم کرے۔ خدا تعالیٰ ستار ہے، انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے۔ اور اپنے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی بدی یا نقص دیکھتے ہیں، جب تک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کرلیں ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خدا تعالیٰ اس کے عیب کی پردہ پوشی کرتا ہے انسان کو چاہئے کہ شوخ نہ ہو۔ بے حیائی نہ کرے۔ مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے، محبت اور نیکی سے پیش آوے“ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ 9-608 الحکم 18 مئی 1908ء)

”بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے بعض میں کچھ طاقت آگئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے اور دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضاو قدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سردست جوش نہ دکھلایا جاوے ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے۔ بلکہ لکھا ہے القطب قد یزنی کہ قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے۔ بہت سے چور اور زانی آخر کار قطب اور ابدال بن گئے۔ جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کیلئے پوری کوشش کرتا ہے ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ۔ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَةِ (البلد: 18) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کیلئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے۔ اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دُعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کیلئے رو رو کر دُعا کی ہو۔

سعدی کا قول لکھا ہے کہ خدا داند بکوشد و ہمسایہ نداند وخروشد کہ خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام ستار ہے تمہیں چاہئے کہ تَخَلَّقُوۡا بِاَخۡلَاقِ اللّٰهِ بنو ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا آگیا ہے تو یہ گناہ ہے کہ اس کی اشاعت اور غیبت کی جاوے۔ شیخ سعدی کے دو شاگرد تھے ایک ان میں سے حقائق اور معارف بیان کیا کرتا تھا۔ دوسرا جلا بھنا کرتا تھا آخر پہلے نے سعدی سے بیان کیا کہ جب میں کچھ بیان کرتا ہوں تو دوسرا جلتا ہے اور حسد کرتا ہے شیخ نے جواب دیا کہ ایک ......راہ دوزخ میں جارہا ہے اور تم غیبت کرکے دوزخ میں جارہے ہو، غرض یہ کہ یہ سلسلہ چل نہیں سکتا۔ جب تک رحم، دعا، ستاری اور مرحمہ آپس میں نہ ہو“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 61-60 البدر 8 جولائی 1904ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جماعت احمدیہ کی خوبصورتی تو نظام جماعت ہے اور اگر ہم اس خوبصورتی سے دور ہٹ گئے تو ہمارے میں اور غیر میں کیا فرق رہ جائے گا۔

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ احمدی ہونے کے ناطے احمدیت کا نمائندہ ہے اور اسلام کی حقیقی تصویر بننے کی اسے کوشش کرنی ہے۔ اسلام کی عزّت قائم کرنے کی ذمہ داری بھی ہمارے سپرد ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۳ فرمودہ اپریل ۲۰۱۰ء بمقام مسجد نور Wigoltingen۔سوئٹزر لینڈ

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں اکثر جماعت کو اسطرف توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں اور حقیقی شکر گزاری اسی صورت میں ادا ہوسکتی ہے جب ہمارے دل میں تقویٰ ہو، ہم اپنے مقصد پیدائش کو سمجھتے ہوئے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

فرمایا: یورپ کے مختلف ملکوں کے دورے کے درمیان گزشتہ خطبات میں خاص طور پر اسطرف توجہ دلائی ہے ان باتوں کو اس وجہ سے بھی دہرانے کی ضرورت پیش آئی کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی نعمت سے نوازا ہے۔ جس میں میرے خطبات اور دوسرے پروگرام جاری رہتے ہیں جو ہماری روحانی ترقی کیلئے ضروری ہیں۔ پھر بھی سو فیصد افراد جماعت اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتے اور ایک خاصی تعداد مردوں، عورتوں نوجوانوں کی باقاعدگی سے خطبہ بھی نہیں سنتے یا سن کر یہ خیال کرتے ہیں کہ شائد جس جگہ خطبہ دیا جارہا ہے وہاں کے لوگوں کیلئے ہے حالانکہ ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے، چاہے وہ دنیا کے کسی حصہ میں رہتا ہو۔

فرمایا: بعض دفعہ خطبہ سننے والے نئے احمدی مجھے لکھتے ہیں کہ شاید خطبہ میں آپ ہمارے حالات دیکھ کر خطبہ دے رہے ہیں۔فرمایا: رشین زبان میں بھی ترجمہ ہورہا ہے اور روس کی اکثر جگہوں سے خطوط آرہے ہیں کہ خطبہ نے ہم پر مثبت اثر کرنا شروع کردیا ہے، بعض دفعہ تربیتی پہلوؤں پر خطبہ ایسے لگتا ہے کہ خاص طور پر ہمارے حالات دیکھ کر خطبہ دیا جارہا ہے۔

فرمایا: جو احمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے، وہ نہ صرف شوق سے خطبہ سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو اس کا مخاطب سمجھتے ہیں۔ کچھ تعداد ایسی بھی ہے جو اس طرف توجہ نہیں کرتی، اس لئے میں اپنے خطبات میں بعض معاملات کی طرف بار بار توجہ دلاتا ہوں۔

فرمایا: آج میں سوئٹزرلینڈ کے احمدیوں کو بعض امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ سب سے پہلی بات یہی ہے کہ شکر گزار بندے بنیں، خاص طور پر یورپ میں آنے والے احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے ذہنی اور مالی سکون اور کشائش عطا فرمائی ہے ان کو بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے شکر گزاری کے مضمون کو قرآن مجید میں مختلف جگہوں پر بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: ترجمہ اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ لوگو! اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

فرمایا: یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں پر شکر گزاری کی طرف توجہ دلائی ہے فرمایا اللہ کے فضلوں کی شکر گذاری اور اس کا اظہار اس کی کامل فرمانبرداری، اس کے حکموں کی پابندی ہے اور جن باتوں سے روکا ہے اس سے کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے رک جانا ہے ۔فرمایا: اپنی زبان کو اللہ کے فضلوں کو یاد رکھتے ہوئے اس کے ذکر سے تر رکھیں۔ اس کے انعامات کو یاد رکھتے ہوئے اس کی حمد کریں۔ اور زبان کے علاوہ ہر عضو اور حرکت وسکون سے اس کا اظہار کریں اور اس کا عاجز بندہ بنیں اور شکر گذاری کا مضمون نیکیوں میں اور تقویٰ میں بڑھنے کی بھی توفیق دیتا ہے اور نیکیوں کے عمل کی جزا بہت بڑھا کر دیتا ہے اور گناہوں کی مغفرت فرماتا ہے ہمارا خدا ہر لحاظ سے اپنے بندے کو نوازتا ہے، انہیں دنیا بھی ملتی ہے اور نیکیوں کے اجر بھی ملتے ہیں ۔ ایسے قدر دان اور نعمتوں والے خدا کو چھوڑنے والے نہایت بے وقوف ہیں ۔ پس آپ اپنے جائزے لیں ماضی کو دیکھیں کہ خدا نے کتنے فضل فرمائے ہیں۔

فرمایا: یہ سب فضل، اللہ نے ہم پر احمدیت کی وجہ سے کئے ہیں پس احمدیت کے ساتھ اسطرح چمٹ جائیں جو ایک مثال ہو۔ پھر یہ اللہ کے فضلوں کی شکر گزاری ہوگی۔ اگر جماعت کی قدر نہیں کریں گے، خلیفہ وقت کی باتوں کی طرف دھیان نہیں دیں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کررہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔ اگر یہ دنیا آپ کو دین سے دور لے جارہی ہے تو یہ انعام نہیں ہلاکت ہے۔ اللہ کی نعمتوں کی بے قدری ہے۔

فرمایا: ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کی بیعت کی ہے جس کے آنے کی ہر قوم منتظر ہے۔ جس کے لئے آنحضرت صلعم نے سلام بھیجا۔ ایسے شخص کی طرف منسوب ہونا بہت بڑا اعزاز ہے جو ایک احمدی کو ملا ہے، اس کی قدر کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونا زبانی اعلان نہیں بلکہ ایک عہد بیعت ہے جو ہم نے آپؑ سے اور آپکے بعد آپؑ کے نام پر خلیفۂ وقت سے کیا ہے اس بیعت کے مضمون کو سمجھنے کی بھی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیعت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بیعت اپنے آپ کو بیچنے اور اپنی مرضی کو ختم کرنے کا نام ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر عہد کے بارے میں پوچھے گا۔ ہر ایک اپنا جائزہ خود لے کہ کیا اس کی زندگی اِس کے مطابق گزر رہی ہے ۔ حضور انور نے نہایت جامع رنگ میں شرائط بیعت کا خلاصہ بیان فرمایا۔

حضور انور نے اس سلسلہ میں شرک سے اجتناب، عبادت الٰہی، برائیوں اور خاص طور پر اس زمانے میں انٹرنیٹ کے ذریعہ ہونے والی خرابیوں سے بچنے اور اپنی اولاد کی تربیت اور ان کی نگرانی کرنے کی طرف توجہ دلائی اور ذیلی تنظیموں اور نظام جماعت کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ ہونے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا: والدین کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنی اولادوں کو آگ کے عذاب میں گرنے سے بچائیں۔

فرمایا: دنیا بڑی شدید بے چینی میں مبتلا ہے خاص طور پر مسلمان کہ انہیں کوئی لیڈر شپ ملے جو ان کی رہنمائی کرے لیکن آپ پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے کہ زمانے کے امام کی بیعت میں آکر رہنمائی مل رہی ہے ۔خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے نیکیوں پر قائم رہنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل تقاضہ کرتے ہیں کہ توجہ دلانے پر ہر برائی سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے لبّیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں اور خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ اے مومنو! اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی آگ سے بچاؤ۔

فرمایا: آج کل برائیاں منہ پھاڑے کھڑی ہیں اور ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لینے کی کوشش میں ہیں اور تفریح اور آزادی کے نام پر آگ کے گڑھے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے مومنوں کو کھول کر بتا دیا کہ یہ آگ ہے اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو بھی اس سے بچاؤ۔

فرمایا: میں احمدی نوجوان بچے بچیوں کو بھی کہتا ہوں کہ تم میں اور غیر میں ایک فرق ہونا چاہئے۔ اسی طرح ہر احمدی کو آپس میں بھائی چارے اور پیار کی بہت ضرورت ہے ۔ نظام جماعت کی پابندی کی ضرورت ہے ۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی تو نظام جماعت ہے اور اگر ہم اس خوبصورتی سے دور ہٹ گئے تو ہمارے میں اور غیر میں کیا فرق رہ جائے گا۔ ایک بڑا فرق نظام جماعت ہے ۔فرمایا: ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ احمدی ہونے کے ناطے احمدیت کا نمائندہ ہے اور اسلام کی حقیقی تصویر بننے کی اسے کوشش کرنی ہے۔ اسلام کی عزّت قائم کرنے کی ذمہ داری بھی ہمارے سپرد ہے۔ اس لئے نیک نمونہ بننا ہے۔ فرمایا: آج ہر طرف اسلام کے خلاف محاذ کھڑے کئے گئے ہیں۔ حقیقی اسلام کی تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں۔

فرمایا: اس وقت احمدیت دنیا کے ۱۹۵ ممالک میں قائم ہے اور کسی ایک جگہ بھی قانون شکنی کی مثال نہیں ملتی ۔ قوانین کی مکمل پابندی کی جاتی ہے۔ ہم اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے والے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہماری عورتوں اور بچیوں کا کام ہے کہ پردے کے متعلق مضامین لکھیں۔ آج کل اس پر بھی اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اسلام عورت کی عزت اور حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ آپ کی عزت دین کے ساتھ وابستہ ہے ۔ حضور انور نے شرائط بیعت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے رشتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تعلق میں حائل تو نہیں ہورہے ہیں۔ اور ہم آپ کی تعلیم پر مکمل طور پر عمل کرنے والے ہوں۔ خلافت کے ساتھ کامل وفا کا نمونہ دکھائیں گے تو حقیقت میں آپ کی جماعت میں شامل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی طور پر آپؑ کے متبعین میں شامل فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حقیقی احمدی بننے کی توفیق دے اور وہ ہمیشہ اللہ کے فضلوں سے حصہ لیتا رہے

☆☆☆

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جارہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) احباب کرام ابھی سے اِس للّٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کردیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

خطبہ جمعہ

جولوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں ماننے والے ان میں نہ خلافت قائم ہو سکتی ہے اور نہ ہی ان کو وہ برکات حاصل ہوسکتی ہیں جو اس سے وابستہ ہیں۔

بعض لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں، جذباتی فیصلے ہو رہے ہوتے ہیں، غیروں میں شادیاں ہو رہی ہوتی ہیں جس سے پھر آئندہ نسلیں تباہ ہو رہی ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ پورا خاندان دین سے ہٹ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو عاجزی میں بڑھاتے ہوئے، توکّل میں بڑھاتے ہوئے، اپنے ایمان میں ترقی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے اپنی مدد اور نصرت کا جو سلوک رکھا ہمیں بھی ایسے عمل کی توفیق دے کہ ہم اس میں سے حصہ لیتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین، اس پر توکّل، اللہ تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے ان کے حق میں نصرت وتائید اور غیرت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 12رفروری 2010ء بمطابق 12رتبلیغ 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ-

آج مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہؓ کے ایسے ایمان افروز واقعات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح وہ یقین پر قائم تھے، اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان کو یقین تھا۔ اور کیسا ان کا توکّل تھا اور کیسی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کی محبت تھی اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کے لئے غیرت کے کیسے عجیب نمونے دکھاتا رہا، ان کا اظہار فرماتا رہا۔

پہلا واقعہ تو یہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ بیان فرماتے ہیں کہ وہاں (یعنی کشمیر میں) ایک بوڑھے آدمی تھے انہوں نے بہت سے علوم وفنون کی حدود یعنی تعریفیں یاد کر رکھی تھیں۔ اور بڑے بڑے عالموں سے کسی علم کی تعریف دریافت کرتے۔ وہ جو کچھ بھی بیان کرتے یہ جو عالم صاحب تھے، یہ اس میں کوئی نہ کوئی نقص نکال دیتے۔ کیونکہ ان کو ہر چیز کی تعریف کے پختہ الفاظ یاد تھے۔ اس طرح ہر شخص پر اپنا رعب بٹھانے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن سرِ دربار مجھ سے دریافت کیا (راجہ کے دربار میں) کہ مولوی صاحب! حکمت کس کو کہتے ہیں؟ اس نے اپنی طرف سے ایسا سوال کیا کہ کوئی تعریف بتائیں گے تو مَیں غلطی نکالوں گا۔ تو حضرت خلیفہ اولؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ شرک سے لے کر عام بداخلاقی سے بچنے کا نام حکمت ہے۔ وہ حیرت سے دریافت کرنے لگے کہ یہ تعریف حکمت کی کہاں لکھی ہے؟ تو خلیفہ اوّلؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس دہلی کے حکیم تھے جو حافظ بھی تھے، بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ ان کو سورۃ بنی اسرائیل کے چوتھے رکوع کا ترجمہ سنادو جس میں آتا ہے کہ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ (بنی اسرائیل:40) پھر تو وہ بہت حیرت زدہ ہوئے۔ (ماخوذ از حیات نور۔ صفحہ 174۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)۔ (مرقاۃ الیقین صفحہ 253,254 مطبوعہ ربوہ)

یہ چوتھا رکوع 32 آیت سے لے کر 41 آیت تک ہے۔ اس میں مختلف باتیں بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ یہ سب برائیاں ہیں اور ان سے بچنا حکمت ہے۔ یہ تو علماء کو چیلنج کیا کرتے تھے لیکن اس قسم کے علماء ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جن کا مقصد علم پھیلانا نہیں ہوتا بلکہ اپنی علمیت کا رعب ڈالنا ہوتا ہے۔ تقویٰ سے عاری ہوتے ہیں۔ آجکل کے علماء کا بھی یہ حال ہے۔ اُس زمانہ میں بھی تھا کہ دوسروں پر اپنا علمیت کا رعب ڈالا جائے۔

آج کل مختلف ٹی وی چینلز آتے ہیں۔ اور ان میں یہ لوگ نظر آتے ہیں۔ اس حوالہ سے مَیں سب احمدیوں سے اور خاص طور پر نوجوانوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج کل جو مختلف ٹی وی پروگرام آ رہے ہیں ان کے حوالوں سے متاثر نہ ہو جایا کریں۔ مثلاً پچھلے دنوں میں پاکستان میں ایک ٹی وی چینل پر ایک عالم نے نوجوانوں کو اپنے ساتھ لگانے کے لئے، اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایک یہ شوشہ چھوڑا کہ قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا ہوا کہ عورتوں کے لئے پردہ ضروری ہے، یہ تو صرف نبی کی بیویوں کے لئے تھا۔ حالانکہ قرآن کریم میں سورۃ احزاب میں جہاں نبی کی بیویوں کے لئے حکم ہے وہاں عام مومنوں کے لئے بھی حکم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ (الاحزاب:60) کہ اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ جب وہ باہر نکلا کریں تو اپنی چادر سروں پر گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں۔

اب اس میں بھی بعض لوگوں نے تاویلیں نکالنی شروع کر دی ہیں کہ چادر سروں سے گھسیٹ کر سینوں پہ لانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر سر ننگا بھی ہو جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ عموماً مسلمان ملکوں میں اب نہ سر کا پردہ رہا ہے نہ ہی باقی جسم کا پردہ رہا ہے۔ اس کی وجہ سے یہاں یورپ میں تو ایک ردّعمل ہے جو پردہ کے خلاف بعض جگہ مہم کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہی عالم صاحب جو ہیں، مَیں نے خود تو ان کا پروگرام نہیں سنا لیکن یہی مَیں نے سنا ہے کہ انہوں نے ایک یہ بھی شوشہ چھوڑا ہے کہ قرآن کریم سے کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ اب خلافت کی ضرورت ہے یا یہ کہ خلافت قائم رہے گی۔ ہاں بلاشبہ ان لوگوں کے لئے تو نہیں ہے کیونکہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے نہیں ہیں، زمانہ کے امام کو ماننے والے نہیں ہیں، نہ ان میں خلافت قائم ہو سکتی ہے اور نہ ہی ان کو وہ برکات حاصل ہو سکتی ہیں جو اس سے وابستہ ہیں۔ بہرحال یہ تو ضمناً ایک ذکر آ گیا۔

اگلا واقعہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ہی ہے۔ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کہیں لاہور تشریف لائے۔ (یہ پہلے کی بات ہے) ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ان دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتے تھے۔ کالج کے پروفیسر مسٹر آرنلڈ صاحب نے کہا کہ تثلیث کا مسئلہ کسی ایشیائی دماغ میں آ ہی نہیں سکتا۔ (یعنی یہ عیسائیوں کا مسئلہ ہے یہ تو کسی ایشیائی دماغ میں نہیں آ سکتا)۔ تو ڈاکٹر صاحب موصوف

جوعلامہ اقبال کہلائے، وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی خدمت میں آئے اور پروفیسر کی یہ بات بتائی۔ اورعرض کی کہ مَیں اس کا جواب کیا دوں؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ پروفیسر صاحب کو جا کر کہیں کہ اگر آپ کا یہ دعویٰ صحیح ہے تو حضرت مسیحؑ اور آپ کے حواری بھی اس مسئلے کونہیں سمجھے ہوں گے کیونکہ وہ بھی ایشیائی تھے۔ یہ جواب سن کر پروفیسر صاحب ایسے خاموش ہوئے کہ گویا انہوں نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہی نہیں۔ پھر آگے لکھا ہے کہ سنا گیا ہے کہ یورپ میں بھی ایک کانفرنس میں انہوں نے یہ اعتراض پیش کیا مگر وہاں سے بھی انہیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔

(ماخوذ از حیات نور۔ عبدالقادر (سابق سوداگرمل) صفحہ 106-107 جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ)

پھر ایک واقعہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک میں جبکہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں طاعون کے حملے ہو رہے تھے مَیں تبلیغ کی غرض سے موضع گوٹریالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات گیا اور وہاں ایک مخلص احمدی چوہدری سلطان عالم صاحب کے پاس چند دن رہا۔ دوران قیام میں ہر رات مَیں ان کے مکان کی چھت پر چڑھ کر تقریریں کرتا رہا اور لوگوں کو احمدیت کے متعلق سمجھاتا رہا۔ چونکہ ان تقریروں میں اُن لوگوں کو طاعون وغیرہ کے عذابوں سے بھی ڈراتا رہا۔ اس لئے ایک دن صبح کے وقت اس گاؤں کے کچھ افراد میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپ نے اپنی تقریروں میں مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو طاعون وغیرہ سے بہت ڈرایا ہے۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ موضع گوٹریالہ بہت بلندی پر واقع ہے اور پھر اس کی فضا اور آب وہوا اتنی عمدہ ہے کہ یہاں وبائی جراثیم پہنچ ہی نہیں سکتے۔ تو مولوی صاحب کہتے ہیں مَیں نے ان کو کہا کہ یہ تو بالکل درست ہے۔ مگر آپ لوگ یہ بتائیں کہ مجھ سے پہلے کبھی کوئی احمدی مبلغ اس گاؤں میں آیا ہے جس نے آپ کو سیدنا حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کی ہو؟۔ گاؤں والوں نے کہا نہیں پہلے تو کوئی نہیں آیا۔ تو مولوی صاحب کہتے ہیں مَیں نے کہا یہی وجہ ہے کہ آپ کا گاؤں ابھی تک محفوظ ہے۔ اب میری تبلیغ اور آپ لوگوں کے انکار کے بعد بھی اگر یہ گاؤں خدا تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہا تو پھر مَیں سمجھوں گا کہ واقعی اس گاؤں کی عمدہ فضا خدا تعالیٰ کے ارشاد وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16) کی وعید کو روک سکتی ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک کسی بستی میں رسول نہ بھیج دیں)۔ تو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ مَیں تو ان لوگوں کو یہ بات کہہ کر چلا آیا لیکن چند دن بعد ہی اس گاؤں میں چوہے مرنے شروع ہو گئے۔ پھر طاعون نے ایسا شدید حملہ کیا کہ اس گاؤں کے اکثر محلّے موت نے خالی کر دیئے اور کئی لوگ بھاگ کر دوسرے دیہات میں چلے گئے۔

(ماخوذ از حیات قدسی از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی صفحہ 136۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے بھی مختلف طریقے ہیں۔ طاعون تو ایک ایسا عذاب تھا جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے خبر دی تھی۔ پھر آپ نے اپنا ایک نشان زلزلوں کا بھی بتایا۔ آج بھی دنیا میں مختلف شکلوں میں عذاب آ رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نہ پہچان کرنا چاہتے ہیں، نہ زمانہ کے امام کی پہچان کرنا چاہتے ہیں۔ نہ دنیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پہچان کرنا چاہتی ہے بلکہ حسّ ہی مرگئی ہے۔ دنیا میں ہر جگہ تباہی پر تباہی آ رہی ہے۔ لیکن بالکل اس بارہ میں سوچنے کی طرف توجہ ہی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کو عقل دے اور دنیا کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔

پھر ملک صلاح الدین صاحب مولانا بقاپوری صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے کے بارہ میں اپنی روایت میں لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سندھ کے علاقہ میں تبلیغی مشن قائم فرمایا۔ مولانا بقاپوری صاحب کو اس علاقہ میں امیر التبلیغ مقرر فرمایا۔ اس وقت سنجوگی قوم میں جو سندھ میں ایک لاکھ کے قریب ہے آریہ قوم نے ملکانوں کی طرح ارتداد کا جال پھیلا دیا تھا۔ مولانا صاحب محنت کر کے چند ماہ میں سندھی کی چند کتابیں پڑھ کر تقریر کرنے کے قابل ہو گئے۔ (اب یہ بھی اس زمانہ میں ان لوگوں کی بڑی ہمت اور محنت اور شوق تھا کہ چند مہینے میں سندھی زبان بھی سیکھ لی اور تقریر کرنے کے قابل بھی ہو گئے۔) اور اولاً سب علاقہ میں آریہ سماجیوں کا کامیابی سے مقابلہ کیا۔ جس جگہ یہ لوگ سادہ لوح سندھیوں کو ورغلا کر ارتداد پر آمادہ کرتے مولانا صاحب وہاں پہنچ کر انہیں اسلام پر پختہ کرتے۔ اس طرح شب وروز کی ایک لمبی جدوجہد کا نتیجہ یہ ہوا کہ سات آٹھ ماہ میں ہی سنجوگی قوم جو تھی اس سے آریہ سماج مایوس ہو گئے اور ارتداد کی یہ آگ بھی سرد ہو گئی۔

لیکن پھر دوسرے سال یہ واقعہ ہوا کہ 1924ء میں علماء، امراء، فقراء یہ تینوں مل کر مولوی صاحب کے مقابلے پر کھڑے ہو گئے اور جابجا مباحثات شروع ہو گئے اور مولانا بقاپوری صاحب اکیلے ہوتے تھے اور غیر احمدی علماء کافی تعداد میں آتے تھے۔ بعض دفعہ کہتے ہیں کہ درجن تک ہو جاتے تھے مگر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ آپ ہی کو غلبہ ہوتا۔ نتیجتاً احمدیت کی طرف لوگوں کی توجہ اور بڑھتی گئی۔ ....اس وجہ سے سندھ میں بعض مقامات پر جماعتیں بھی قائم ہو گئیں۔ پھر مزید لوگ باتیں سننے لگے۔ دلچسپی پیدا ہوئی تو علماء پر بھی رعب پڑ گیا اور مولوی بقاپوری کا نام لے کر کہتے تھے کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور اس سے جو شریف لوگ تھے ان کی مزید توجہ پیدا ہوئی۔ بہت سے افراد کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ 1928ء میں (باوجود علالت کے وہ مختلف شہروں میں جا کے تبلیغ کر رہے تھے تو اس وقت سندھی احمدیوں کی صرف ایک جماعت تھی جو دو چار خاندانوں پر مشتمل تھی لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 50 جماعتیں وہاں قائم ہو گئیں۔) مولانا بشارت بشیر صاحب بھی لکھتے ہیں کہ سنجوگی قوم نے قبول اسلام کے بعد غیر مسلم اقارب سے رشتے ناطے جاری رکھے اور یہی وجہ ان کے ایمان کی کمزوری کی ہوئی۔ بعد میں پھر آہستہ آہستہ وہ احمدیت سے بھی اور اسلام سے بھی دور ہٹتے چلے گئے۔

پس آج بھی احمدیوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں، جذباتی فیصلے ہو رہے ہوتے ہیں۔ غیروں میں شادیاں ہو رہی ہوتی ہیں جس سے پھر آئندہ نسلیں تباہ ہو رہی ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ پورا خاندان دین سے ہٹ جاتا ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ مولانا صاحب کو علم ہوا کہ لاڑکانہ کے قریب ایک شہر میں شدھی ہونے والی ہے۔ تو آپ وہاں پہنچے اور مسلمان حافظ گوکل چند نامی کو جو رئیس اور وہاں کے مسلمان نمبردار تھے، انہیں سمجھایا۔ کہنے لگے مولویوں نے ہماری مدد نہیں کی۔ اب ہندوؤں سے عہد ہو چکا ہے پرسوں سارا شہر جو ہے وہ ہندو ہو جائے گا۔ پھر انہوں نے مولوی صاحب کو کھانے کے لئے کہا تو آپ نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا مَیں تمہاری روٹی ہرگز نہیں کھاؤں گا اور ساتھ ہی زار زار رونا شروع کر دیا۔ اس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ پھر باتیں کرنے لگے۔ آپ کو کھانا کھانے کو کہا آپ نے پھر انکار کر دیا اور آنسو جاری رہے۔ تو رئیس نے کہا کہ عہد توڑنا تو جرم ہے، گناہ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ایمان سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ تو یہ بات اس کی سمجھ میں آ گئی اور اس نے کہا کہ ہم ہرگز شدھ نہیں ہوں گے اور ہم خط بھجوا دیتے ہیں کہ وہ ہرگز نہ آئیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ پہلے آپ خط لکھیں۔ پھر مَیں کھانا کھاؤں گا۔ چنانچہ آپ نے خط لکھوایا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور ہم تمہیں بھی اس کے قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی اپنا مذہب نہیں چھوڑے گا اور اگر کسی نے دوبارہ آنے کی کوشش کی تو بہت ذلیل ہوگا۔ اس کے بعد پھر آپ نے کھانا کھایا اور آریہ وہاں بھی ناکام ہوئے اور بڑے تلملائے۔ (ماخوذ از اصحاب احمد جلد 10 صفحہ 236,234۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

سید سرور شاہ صاحب کے بارہ میں ایک روایت ہے کہ حضرت مولوی صاحب کا علم جس اعلیٰ پایہ کا تھا اور علماء ہم عصر پر جو اثر تھا وہ ذیل کے واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ (حضرت سرور شاہ صاحب بڑے لمبے عرصہ تک مفتی سلسلہ بھی رہے ہیں۔) سید صاحب علاج کے لئے ہری پور میں مقیم تھے کہ ہسپتال کے قریب ایک پہلوان سے آپ نے دریافت کیا کہ یہ سامنے مولوی صاحب کون ہیں۔ (آپ کو کوئی مولوی صاحب نظر آئے ہوں گے)۔ اس نے کہا کہ کوٹ نجیب اللہ کے مولوی منہاج الدین ہیں جو اپنے آپ کو رئیس المناظرین کہتے ہیں اور آپ سے مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ (انہوں نے سنا کہ مولوی صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں اور بڑے عالم ہیں تو انہوں نے غیر احمدی مولوی سے کہا کہ اچھا مَیں تو بہت بڑا مناظر ہوں۔ تو مَیں مباحثہ کروں گا۔) آپ کے دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ نئی بات جو آپ نے اختیار کر لی ہے اس کے متعلق یعنی احمدیت کے بارہ میں کل اس مقام پر اسی وقت 10 بجے مباحثہ ہوگا۔ چنانچہ آپ اگلے روز انتظار کرتے رہے اور مخالف مولوی نہ آئے۔ (یہ بھی بڑا دلچسپ واقعہ ہے۔) ہری پور بازار کے آخری سرے کے آگے کچھ حصہ خالی ہے۔ پھر سکندر پور بازار شروع ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ہری پور بازار کی طرف آپ روانہ ہوئے اور وسط میں پہنچ کر دیکھا کہ مولوی صاحب اور اس کے ساتھی آ رہے ہیں لیکن آپ کو دیکھتے ہی واپس مڑے اور بھاگنا شروع کر دیا۔ یعنی اس غیر احمدی مولوی نے بھاگنا شروع کر دیا۔ تو مولوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں بھی ان کے پیچھے دوڑا۔ میرا خیال تھا کہ جامعہ مسجد میں پہنچے ہوں گے لیکن وہاں سے پتہ لگا کہ وہ ادھر نہیں آئے۔ چنانچہ مَیں دوسری طرف گیا تو دیکھا کہ مولوی صاحب ایک کیچڑ والے نالے میں سے گزر کر پار باغ کی طرف جا رہے ہیں۔ وہ پہلوان جو تھا وہ اس کنارے پر کھڑا بڑے زور سے ہنس رہا تھا۔ اتنا ہنس رہا تھا کہ ہنس ہنس کے اس کی آنکھوں سے آنسو آ گئے۔ تو اس نے بتایا کہ یہ مولوی منہاج الدین صاحب کل فلاں مولوی صاحب کے پاس سکندر پور گئے اور ان سے کتابیں لے کر مباحثہ کے لئے تیاری کرنے لگے اور ساری رات کتابیں پڑھتے رہے۔ صبح مولوی صاحب (یعنی جو دوسرے غیر احمدی مولوی صاحب تھے) فجر کے لئے آئے تو دریافت کیا کہ آپ کیا کر رہے ہیں کہ آپ ساری رات نہیں سوئے۔ انہوں نے کہا مولوی سرور شاہ صاحب کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے حوالے تلاش کرتا رہا ہوں۔ لیکن جس تفسیر کو دیکھتا ہوں اس میں حضرت عیسیٰؑ کی زندگی اور وفات دونوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس لئے کوئی قاطع دلیل (کوئی اچھی دلیل جو منہ بند کرانے والی ہو) وہ نہیں مل رہی۔ تو سکندر پور والے مولوی صاحب استاذ الکُل تھے انہوں نے مباحثہ کے لئے تیاری کرنے والے مولوی کو کہا کہ مولوی سرور شاہ صاحب کے احمدی ہونے کی وجہ سے مجھے آپ سے زیادہ صدمہ ہوا ہے اور مجھے بھی ان لوگوں نے ان کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے آمادہ کیا ہے لیکن مَیں نے اس امر سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے اس لئے کہ مولوی صاحب سارے ضلع کو آگے لگا لینے والے ہیں ان سے مباحثہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام ضلع کے علماء ان کے آگے آگے بھاگنے لگیں گے اور ان سے جتنی زیادہ باتیں کی جائیں گی اتنا ہی زیادہ نقصان ہوگا اور علماء کی مٹی پلید ہوگی۔ سو پہلوان نے کہا کہ اسی وجہ سے مولوی صاحب

مباحثہ کے لئے آپ کے پاس نہیں آئے اور اب آپ کو دیکھ کر بھاگ گئے ہیں۔

(ماخوذ از اصحاب احمد جلد پنجم صفحہ 44-454 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

آج بھی علماء کا یہی حال ہے۔ دعوے بڑے کرتے ہیں۔ ٹی وی پر بھی آتے ہیں لیکن جب پیغام بھیجو کہ ٹھیک ہے ہمارے سے اپنے ٹی وی چینل پہ یا ہمارے پہ ایک مناظرہ کرلو تو کوئی جواب ہی نہیں دیا جاتا۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو الہام ہے۔ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ (تذکرہ صفحہ 53 ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ) اس کا اللہ تعالیٰ آپ کے ماننے والوں کے ذریعہ بھی لوگوں پر اثر دکھا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ قادیان میں ایک دفعہ پادری زویمر آیا۔ یہ دنیا کا مشہور ترین پادری اور امریکہ کا رہنے والا تھا۔ وہ وہاں کہیں بہت بڑے تبلیغی رسالہ کا ایڈیٹر تھا اور یوں بھی ساری دنیا کی عیسائی تبلیغی سوسائٹیوں میں ایک نمایاں مقام رکھتا تھا۔ اس نے قادیان کا بھی ذکر سنا ہوا تھا۔ جب وہ ہندوستان میں آیا تو اور مقامات دیکھنے کے بعد وہ قادیان آیا۔ اس کے ساتھ ایک اور پادری گارڈن (یا گورڈن) نامی بھی تھا۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم اس وقت زندہ تھے۔ انہوں نے اسے قادیان کے تمام مقامات دکھائے مگر پادری آخر پادری ہوتے ہیں وہ بھی طنزیہ بات کرنے سے نہیں رہ سکا۔ ان دنوں قادیان میں ابھی ٹاؤن کمیٹی وغیرہ نہیں تھی اور ویسے بھی ہمارے ہندو پاکستان کے چھوٹے گاؤں اور قصبے جو ہیں وہاں گلیوں میں بعض دفعہ بلکہ اکثر گند نظر آتا ہے۔ یعنی گلیوں میں بہت گند پڑا رہتا تھا۔ پادری زویمر باتوں باتوں میں ہنس کر کہنے لگا کہ ہم نے قادیان بھی دیکھ لیا اور نئے مسیح کے گاؤں کی صفائی بھی دیکھ لی۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسے ہنس کے کہنے لگے پادری صاحب! ابھی پہلے مسیح کی ہی ہندوستان پر حکومت ہے اور یہ اس کی صفائی کا نمونہ ہے۔ نئے مسیح کی حکومت ابھی قائم نہیں ہوئی۔ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 89 مطبوعہ ربوہ)

پیر سراج الحق صاحب نعمانی حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ منشی ظفر احمد صاحب ساکن کپورتھلہ اور ایک شاگرد یا مرید مولوی رشید احمد گنگوہی میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات وحیات کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس گفتگو میں تو مولوی صاحب کا مرید ناکام رہا کہ حیات مسیح علیہ السلام ثابت کر سکے۔ مگر گفتگو اس پر آ ٹھہری کہ اتنی لمبی عمر کسی انسان کی پہلے ہوئی ہے؟ یعنی 120 سال۔ اور اب ہوسکتی ہے کہ نہیں۔ اس میں بھی وہ لاجواب رہا۔ انہوں نے دلیلیں دیں۔ آخرکار اس نے ایک خط مولوی رشید احمد صاحب کو لکھا۔ مولوی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا کہ ہاں اتنی لمبی عمر، 120 سال ہی نہیں بلکہ اس سے زیادہ عمر بھی ہوسکتی ہے۔ بلکہ عیسیٰ تو دو ہزار سال سے آسمان پر بیٹھے ہیں۔ (مولوی صاحب کی دلیل ذرا سنیں کہ) دیکھو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے شیطان اب تک زندہ چلا آتا ہے اور کتنے ہزار برس ہو گئے۔ اس کے جواب میں منشی ظفر احمد صاحب نے فرمایا کہ ذکر تو انسانوں کی عمر کا تھا نہ کہ شیطان کا۔ کیا نعوذ باللہ حضرت مسیح علیہ السلام شیطانوں میں سے تھے جو شیطانوں کی عمر کی مثال دی ہے اور یہ بھی ایک دعویٰ ہے۔ یہ تمہارا دعویٰ ہے۔ مولوی رشید احمد صاحب دعویٰ اور دلیل میں فرق نہیں سمجھتے تھے۔ (ایک دعویٰ ہوتا ہے ایک دعویٰ کے بعد اس کی سچائی کے لئے دلیل دی جاتی ہے۔) تو دعویٰ اور دلیل میں فرق ہے۔ کہتے ہیں مولوی صاحب دعویٰ اور دلیل کا فرق نہیں سمجھتے تھے کہ اس پر کیا دلیل دی ہے کہ وہی شیطان آدم والا اب تک زندہ ہے اور اس کی اتنی بڑی لمبی عمر ہے۔ منشی صاحب موصوف کے اس جواب کو سن کر مولوی رشید صاحب کو ان کے مرید نے پھر ایک خط لکھا کہ مولوی صاحب یعنی منشی ظفر احمد صاحب یہ جواب دے رہے ہیں۔ تو مولوی رشید صاحب نے ان کو (اپنے مرید کو) جواب دیا کہ تمہارا مقابل مرزائی ہے اس سے کہہ دو کہ ہم مرزائی سے کلام نہیں کرتے اور تم بھی مت ملو۔

(ماخوذ از اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 50۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ قادیان)

تو یہ تو ہے نام نہاد علماء کا قصہ۔ آج بھی پہلے بھی اور کل بھی رہے گا۔

حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ روایت ہے کہ ڈاکٹر صاحب رام پور کے دربار میں داخل ہو کر بلند آواز سے السلام علیکم کہتے جو کہ آداب دربار کے خلاف تھا کہ اتنی اونچی آواز میں السلام علیکم کہا جائے۔ اس طرح آپ نواب صاحب کے آگے تعظیم کے لئے جھکتے بھی نہیں تھے۔ درباری لوگوں کا یہ رواج تھا کہ جب کوئی دربار میں داخل ہو تو بڑے ادب سے داخل ہو اور آگے بڑا جھک کے اور بڑی آہستگی سے سلام کرو۔ جب ڈاکٹر صاحب کو توجہ دلائی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ مَیں سوائے خدا کے اور کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔ نواب صاحب نے تبدیلی اور سخت اقدامات کی دھمکی دی کہ آپ کو تبدیل کر دوں گا اور بھی سخت اقدامات کروں گا۔ یہ ڈاکٹر تھے۔ سرکاری ملازم تھے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرے خدا کے ہاتھ میں آپ کی گردن ہے۔ جب چاہے آپ کو اس منصب سے ہٹا سکتا ہے اور نواب صاحب کے دربار میں اس کو چیلنج کر دیا اور تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے عریضہ لکھا جس کے جواب میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ''مجی عزیزی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا کارڈ پہنچا۔ مَیں انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کروں گا۔ مگر آپ نہایت استقامت سے اپنے تئیں رکھیں۔ کم دلی ظاہر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہر جگہ پر درکار ہے۔ مسافرت اور غربت میں دعا اور تضرع سے بہت کام لینا چاہئے''۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا نے وہ اثر دکھایا کہ نواب رام پور کو انگریزی ریذیڈنٹ کی سفارش پر حکومت ہند نے دماغی مریض ثابت ہونے پر نااہل قرار دے دیا اور معزول کر دیا۔ جو شخص ڈاکٹر صاحب کی تبدیلی اور فراغت کی دھمکیاں دے رہا تھا باوجود صاحب اقتدار ہونے کے خود ہی بیچارہ معزول ہو گیا۔ (ماخوذ از سیرت وسوانح حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ مصنفہ حنیف احمد محمود صفحہ 70 مطبع شیخ طارق محمود پانی پتی لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک زمانہ میں مَیں لاہور کے سٹیشن پر شام کو اترا۔ بعض اسباب ایسے تھے کہ چینیاں والی مسجد میں گیا تو شام کی نماز کے لئے وضو کر رہا تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے بھائی میاں علی محمد نے مجھ سے کہا کہ جب عمل قرآن مجید اور حدیث پر ہوتا ہے تو ناسخ و منسوخ کیا بات ہے۔ (غیر احمدیوں کا نظریہ ہے ناں کہ کچھ آیتیں منسوخ ہیں)۔ تو مَیں نے ان کو کہا یہ کچھ نہیں ہیں۔ وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے گو میر ناصر کے استاد تھے۔ ان کا دینی علم زیادہ نہیں تھا۔ انہوں نے اپنے بھائی سے ذکر کیا ہوگا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی یہ ان دنوں جوان تھے اور بڑا جوش تھا۔ یہ خلیفہ اوّل کی بیعت سے پہلے کی بات ہے۔ تو کہتے ہیں مَیں نماز پڑھ رہا تھا اور وہ مولوی صاحب جوش سے ادھر ادھر ٹہل رہے تھے۔ جب مَیں نماز سے فارغ ہوا تو انہوں نے کہا ادھر آؤ تم نے میرے بھائی کو کہہ دیا کہ قرآن میں ناسخ و منسوخ نہیں ہیں۔ مَیں نے کہا ہاں نہیں ہیں۔ تب بڑے جوش سے کہا کہ تم نے ابو مسلم اصفہانی کی کتاب پڑھی ہے؟ وہ احمق بھی قائل نہ تھا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کہتے ہیں مَیں نے کہا پھر تم ہم دو ہو گئے۔ پھر اس نے کہا کہ سعید احمد کو جانتے ہو؟ مراد آباد میں صدر الصدور ہے۔ مَیں نے جواب دیا کہ مَیں رام پور لکھنؤ اور بھوپال کے عالموں کو جانتا ہوں ان کو نہیں جانتا۔ اس پر کہا کہ وہ بھی قائل نہیں۔ تب مَیں نے کہا کہ بہت اچھا پھر ہم اب تین ہو گئے۔ پھر مولوی صاحب کہنے لگے کہ یہ سب بدعتی ہیں۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو نسخ کا قائل نہیں وہ بدعتی ہے۔ تو مَیں نے کہا تم دو ہو گئے۔ مَیں ناسخ و منسوخ کا ایک آسان فیصلہ آپ کو بتاتا ہوں، تم کوئی آیت پڑھ دو جو منسوخ ہو۔ اس کے ساتھ ہی میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ ان پانچ آیتوں میں سے پڑھ دے تو کیا جواب دوں گا۔ خدا تعالیٰ ہی سمجھائے تو بات بنے۔ فکر پیدا ہوئی۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے سے پہلے کا قصہ ہے)۔ اس نے ایک آیت پڑھی مَیں نے کہا کہ فلاں کتاب میں جس کے تم بھی قائل ہو اس کا جواب دیا ہے۔ کہنے لگا ہاں۔ پھر مَیں نے کہا اور پڑھو تو خاموش ہی ہو گیا۔ علماء کو یہ وہم رہتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہتک ہو۔ اس لئے اس نے یہی غنیمت سمجھا کہ چپ رہے۔

(ماخوذ از مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین۔ مرتبہ اکبر شاہ خان نجیب آبادی۔ صفحہ 125-126۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

لیکن آج کل کے بیچارے علماء کا یہ حال نہیں۔ ڈھٹائی کی انتہا ہوئی ہوتی ہے۔ ویسے بعد میں تو ان کا بھی یہی حال تھا۔ انہی مولوی محمد حسین بٹالوی کی آگے جاگ چل رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ میرا خدا ہمیشہ میرا خزانچی رہا ہے۔ یہ توکّل کی بھی ایک مثال ہے کیونکہ میرا توکّل ہمیشہ خدا پر رہا ہے اور وہی قادر ہر وقت میری مدد کرتا رہا ہے۔ چنانچہ ایک وقت مدینہ میں میرے پاس کچھ نہ تھا حتیٰ کہ رات کو کھانے کے لئے بھی کچھ نہ تھا۔ جب نماز عشاء کے لئے وضو کر کے مسجد کو چلا۔ تو راستے میں ایک سپاہی نے مجھ سے کہا کہ ہمارا افسر آپ کو بلاتا ہے۔ مَیں نے نماز کا عذر کیا، پر اس نے کہا مَیں نہیں جانتا مَیں تو سپاہی ہوں۔ حکم پر کام کرتا ہوں۔ آپ چلیں ورنہ مجھے مجبوراً لے جانا ہوگا۔ ناچار مَیں اس کے ہمراہ ہو گیا۔ وہ ایک مکان پر مجھے لے گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک امیر افسر سامنے جلیبیوں کی بھری ہوئی رکابی رکھ کے بیٹھا ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ اسے کیا کہتے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ ہمارے ملک میں اسے جلیبی کہتے ہیں۔ کہا کہ ایک ہندوستانی سے سن کر مَیں نے یہ بنوائی ہیں۔ خیال کیا کہ اس کو پہلے کسی ہندوستانی کو ہی کھلاؤں گا۔ چنانچہ مجھے آپ کا خیال آ گیا۔ اس لئے مَیں نے آپ کو بلوایا اب آپ آگے بڑھیں اور کھائیں۔ مَیں نے کہا نماز کے لئے اذان ہو گئی ہے۔ فرصت سے نماز کے بعد کھاؤں گا۔ کہا مضائقہ نہیں۔ ہم ایک آدمی کو مسجد بھیج دیں گے کہ تکبیر ہوتے ہی آ کر کہہ دے۔ خیر کھا کر میرا پیٹ بھر گیا تو ملازم نے اطلاع دی کہ نماز تیار ہے اور تکبیر ہو چکی ہے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے کھانے کا انتظام کیا۔

پھر فرماتے ہیں کہ دوسری صبح ہی جب مَیں اپنا بستہ صاف کر رہا تھا اور اپنی کتابیں الٹ پلٹ کر رہا تھا تو ناگہاں ایک پاؤنڈ مل گیا۔ چونکہ مَیں نے کبھی کسی کا مال نہیں اٹھایا اور نہ کبھی مجھے کسی کا روپیہ دکھلائی دیا اور مَیں یہ خوب جانتا تھا کہ اس مقام پر مدت سے میرے سوا کوئی اور آدمی نہیں رہا اور نہ کوئی آیا۔ لہٰذا مَیں نے اسے خدائی عطیہ سمجھ کر لے لیا اور شکر کیا کہ بہت دنوں کے لئے یہ کام دے گا۔

(حیات نور صفحہ 515-516۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن مَیں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ سبق کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے کھانے کا وقت گزر گیا۔ (اس فکر میں تھے کہ کہیں میں چلا گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی کلاس نہ شروع ہو جائے، آپ پڑھایا کرتے تھے)۔ حتیٰ کہ ہمارے حدیث کا سبق شروع ہو گیا۔ مَیں اپنی بھوک کی پرواہ نہ کر کے سبق میں مصروف ہو گیا اور کہتے ہیں کہ مَیں ابھی سبق پڑھنے والے طالب علم کی آواز سن رہا تھا اور سب

کچھ دیکھ بھی رہا تھا کہ یکا یک سبق کی آواز جو تھی مدھم ہوگئی اور میرے کان اور آنکھیں باوجود بیداری کے سننے اور دیکھنے سے رہ گئے۔ اس حالت میں میرے سامنے کسی نے تازہ بتازہ تیار ہوا ہوا کھانا رکھ دیا۔ گھی میں تلے ہوئے پراٹھے اور بھنا ہوا گوشت تھا۔ مَیں نے خوب مزہ لے لے کر کھانا کھایا۔ جب مَیں سیر ہوگیا، پیٹ بھر گیا تو پھر میری یہ حالت منتقل ہوگئی۔ واپس اسی پہلی حالت میں آ گیا اور مجھے پھر سبق کی آواز سنائی دینے لگی۔ مگر اس وقت بھی میرے منہ میں کھانے کی لذت موجود تھی اور میرے پیٹ میں سیری کی طرح کھانا کھانے کے بعد جو بوجھل پن ہوتا ہے وہ بھی تھا۔ اور اسی طرح لگ رہا تھا کہ یہ کھانا کھانے سے مجھے بالکل تازگی ہوگئی ہے جیسی کہ عموماً ظاہری کھانا کھانے سے ہوتی ہے۔ جبکہ مَیں کہیں گیا بھی نہیں تھا اور نہ کسی نے مجھے کھانا کھاتے دیکھا ہے۔ (ماخوذ از حیات نور صفحہ 289-290۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ) تو یہ بھی ایک نظارہ تھا اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک جگہ اسی حوالے سے اس نظارے کو بیان فرمایا ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے بیان کیا کہ میری موجودگی کا واقعہ ہے کہ گورداسپور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مقدمہ کے تعلق میں قیام فرما تھے۔ (بہت سارے لوگ آتے تھے اور کھانا بھی پکایا جاتا تھا) تو باورچی نے دیکھا۔ جتنے دوست موجود تھے ان کی تعداد کے مطابق کھانے کا انتظام کیا گیا۔ لیکن پھر اور مہمان آ گئے، اندازے سے زیادہ مہمان آ گئے اور کھانا پھر بھی کفایت کر گیا (پورا ہو گیا)۔ تو اس نے صبح کے کھانے کے متعلق یہ ماجرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کرکے کہ کیا اتنا ہی کھانا کل بھی پکانا ہے جتنا آج پکایا تھا یا زیادہ پکاؤں (کیونکہ مہمان زیادہ آ گئے تھے۔) تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم خدا تعالیٰ کا امتحان کرنا چاہتے ہو؟ (ماخوذ از اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 227-2287۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ قادیان) اللہ تعالیٰ نے اس وقت عزت رکھ لی اب تم زیادہ کھانا تیار کرو۔ تو یہ بھی جو اللہ تعالیٰ کی مدد آئی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کو آزمایا جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بارہ میں مختار احمد صاحب ہاشمی ذکر کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے ہدایت فرمائی کہ اگر آپ کی نظر میں کوئی امداد کا مستحق ہو اور وہ خود سوال کرنے میں حجاب محسوس کرتا ہو تو ایسے افراد کا نام آپ اپنی طرف سے پیش کر دیا کریں۔ مگر یہ خیال رہے کہ وہ واقعی امداد کا مستحق ہے۔ چنانچہ مَیں اس عرصہ میں ہر موقع پر مستحق افراد کے نام پیش کرکے انہیں امداد دلواتا رہا ہوں۔ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند غرباء کو رقم بطور امداد ادا کرنے کی مجھے ہدایت فرمائی۔ مگر مَیں خاموش ہو رہا اس پر حضرت میاں صاحب نے میری طرف دیکھتے ہوئے میری خاموشی کی وجہ دریافت فرمائی۔ مَیں نے عرض کیا کہ امدادی فنڈ ختم ہو چکا ہے اور کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ آپ نے مشفقانہ نگاہوں سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ گھبرائیں نہیں۔ رقم اوورڈرا (Overdraw) کروالیں اور ان لوگوں کو ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ بہت روپیہ دے گا چنانچہ اگلے چند دنوں میں ہی اس مد میں سینکڑوں روپے آ گئے۔

(حیات بشیر۔ مصنفہ عبدالقادر سابق سوداگرمل۔ صفحہ 271۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

صباح الدین صاحب کی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں ایک روایت ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے ان سے خود سنا ہے جب آپ انگلستان تشریف لائے تو اس دوران مختلف سفر بھی ہو رہے تھے۔ ایک کارخانہ بھی قادیان میں لگنا تھا شاید اس کے لئے کچھ چیزیں بھی خرید رہے تھے۔ یا اور معلومات لے رہے ہوں گے۔ بہرحال سفر کے دوران آپ نے اپنے ساتھ مدد کے لئے ایک انگریز بھی رکھا ہوا تھا۔ اس نے بتایا کہ سفر خرچ کا جو فنڈ ہے وہ ختم ہو رہا ہے اور اب سفر جاری رکھنا مشکل ہے۔ تو آپ نے فرمایا: فکر نہ کرو۔ انشاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔ تو وہ شخص جو انگریز تھا بہت حیران ہوا کہ اس ملک میں آپ اجنبی ہیں اور پھر یہاں رقم کا کیسے انتظام ہو سکے گا۔ حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں نے خدا سے دعا کی کہ خدا تو ہی اس پردیس میں ہماری مدد فرما۔ فرماتے ہیں کہ اگلے ہی روز ہم بازار سے جا رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو روک لیا اور سینٹ سینٹ (Saint,Saint) پکارنے لگا۔ جس کے معنی ہیں ولی۔ اور ایک بڑی رقم کا چیک آپ کی خدمت میں پیش کرکے آپ سے دعا کی درخواست کی۔ تو وہ شخص جو آپ کا مددگار تھا اس واقعہ سے بڑا حیران ہوا اور کہنے لگا کہ واقعی آپ لوگوں کا خدا نرالا ہے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ صفحہ 85-86 مطبوعہ ربوہ)

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سفر ڈلہوزی میں میرے ہمراہ میری اہلیہ اوّل، ان کے بھائی اکبر علی صاحب اور میرے بھائی امیر احمد صاحب سفر کر رہے تھے۔ ہم ایک سرکاری پردہ دار بَیلوں والے ٹانگہ میں تھے۔ تین چار ٹانگے ہندو کلرکوں کے بھی تھے۔ اس زمانہ میں وہی ذریعہ آمدورفت تھا، لمبا سرکاری سفر تھا۔ تو ہم شام کے وقت 'دُنیرا' کے پڑاؤ پر پہنچے۔ وہاں کے ہندو سٹور کیپروں نے اپنے ہندو بھائیوں کو خیمے دے دیئے جن میں ان کے اہل وعیال اُتر پڑے اور مَیں کھڑا رہ گیا۔ ہر چند اِدھر اُدھر مکانات اور خیموں کی تلاش کی مگر بے سود۔ اکبر علی صاحب نے گھبرا کر مجھے کہا کہ رات سر پر آ گئی ہے اب کیا ہوگا؟ مَیں نے کہا خدا داری چہ غم داری۔ (کہ جو خدا پر بھروسہ کرے اسے کیا غم ہے۔) خدا ضرور کوئی سامان کر دے گا۔ اتنے میں ایک گھوڑ سوار آیا اور اس نے مجھ سے محبت سے سلام کیا اور کہا: ہیں! آپ کہاں؟ مَیں نے قصہ سنایا۔ کہنے لگا آپ ذرا ٹھہریں مَیں ابھی آتا ہوں۔ تھوڑی دیر میں وہ ایک خیمہ اور گھاس لایا اور چند سپاہی بھی۔ جن کے ذریعہ اس نے خیمہ لگوایا اور گھاس اس میں بچھا کر کہا اپنے گھر والوں کو اس میں اتار دیں۔ پھر ایک اور خیمہ بطور بیت الخلاء کے لگوا دیا۔ پھر کہا کہ مَیں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں مگر کچھ دیر ہو جائے گی آپ معاف کریں۔ چنانچہ ضروری سامان پانی وغیرہ بھجوا کر خود قریباً گیارہ بجے رات کے کھانا زردہ، دال روٹی وغیرہ لایا اور معذرت کرنے لگا کہ چونکہ دیر ہوگئی تھی اس لئے گوشت نہیں مل سکا۔ دال ہی مل سکی ہے آپ یہی قبول فرمائیں۔ پھر پوچھنے پر کہنے لگا آپ مجھے نہیں جانتے۔ مَیں نے کہا معاف کریں۔ مجھے آپ سے ایک دفعہ کی ملاقات کا شبہ پڑتا ہے وہ بھی کچھ یاد نہیں کہاں ہوئی تھی۔ تو اس نے کہا آپ نے میری درخواست لکھی تھی جس پر مجھے دفعداری مل گئی تھی۔ (سرکاری نوکری کی پروموشن ہوگئی تھی)۔ اس لئے مَیں آپ کا شکر گزار ہوں۔ اور کہا اب رات بہت ہوگئی ہے مَیں جاتا ہوں اور چند آدمی چھوڑ گیا جو رات کو پہرہ دینے والے تھے تاکہ وہاں کوئی سامان وغیرہ چوری نہ ہو۔ اور کہتے ہیں اس کے بعد مَیں نے سجدات شکر ادا کئے اور اللہ تعالیٰ کی اس بندہ نوازی نے میرے ایمان میں بڑی ترقی بخشی۔

(ماخوذ از اصحاب احمد جلد سوم صفحہ 79-80۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مہاراجہ کشمیر نے مجھ سے کہا کہ کیوں مولوی جی۔ تم ہم کو تو کہتے ہو تم سؤر کھاتے ہو اس لئے بے جا حملہ کر بیٹھتے ہو۔ (مہاراجہ کشمیر کے سامنے اس کو یہ کہتے تھے کہ آپ لوگ صرف سؤر کھاتے ہیں اور کوئی گوشت نہیں کھاتے۔ اس لئے غصّہ میں ذرا سخت ہیں۔) بھلا یہ تو بتاؤ کہ انگریز بھی تو سؤر کھاتے ہیں۔ وہ کیوں اس طرح ناعاقبت اندیشی سے حملہ نہیں کرتے۔ تو مَیں نے کہا وہ ساتھ ہی گائے کا گوشت بھی کھاتے رہتے ہیں اس سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ سن کر خاموش ہوگئے اور پھر دو برس تک مجھ سے کوئی مذہبی مباحثہ نہیں کیا۔

(مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین مرتبہ اکبر شاہ خان نجیب آبادی صفحہ 252 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "وہ (اللہ تعالیٰ) قرآن شریف میں اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اسی دنیا میں دیدار الٰہی میسر آ سکتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (الکہف:111) یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اُس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے۔ پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ مَیں ایسا ہوں اور ایسا ہوں۔ اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں۔ اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبتِ ذاتی کے برخلاف ہو۔ بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے، نہ ہوا، نہ آگ، نہ پانی نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے۔ اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں۔ اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کے قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ بلکہ سب کچھ کرکے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز، بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت روح گری رہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے۔ اور اس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا بھی ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے نہایت صافی اور شیریں۔ پس اس نے افتاں وخیزاں بہرحال اپنے تئیں اس چشمہ تک پہنچا دیا"۔ (گرتے پڑتے اس تک پہنچ گئے) "اور اپنی لبوں کو اس چشمہ پر رکھ دیا اور علیحدہ نہ ہوا جب تک سیراب نہ ہوا"۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 154 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو عاجزی میں بڑھاتے ہوئے، توکّل میں بڑھاتے ہوئے، اپنے ایمان میں ترقی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے ہم اپنے ساتھ بھی دیکھیں اور علم وعمل میں ترقی کرنے والے ہوں اور اس (نظارے) کو بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے انعام سمجھیں۔ ہم ہمیشہ تکبر اور دنیاداری سے بچتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے اپنی مدد اور نصرت کا جو سلوک رکھا ہمیں بھی ایسے عمل کی توفیق دے کہ ہم اس میں سے حصہ لیتے رہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ جھکنے والے رہیں اور ہمیشہ اس چشمے سے سیراب ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔ ☆☆☆

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

دنیا کی سب سے اُونچی عمارت

''بُرج خلیفہ''

(مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ ۔لندن)

آج کل کا دور Technological Advancement کا زمانہ ہے۔ایجادات اس تیزی سے سامنے آرہی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔جب خاکسار 1958ء میں لندن اعلیٰ تعلیم کیلئے گیا تو اس وقت واپس پاکستان فون کرنے کیلئے لوکل ڈاکخانہ میں کم ازکم دو گھنٹے قبل فون کی کال بک کروانی پڑتی تھی۔اب دیکھیں کہ موبائل فون بچے سے بوڑھے تک ہرایک کے پاس ہے۔اگرکسی کے پاس موبائل فون نہ ہوتو اسے عجیب نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ چند دن قبل خاکسار صبح کی نماز ادا کر کے گھر واپس جارہا تھا۔تو دیکھ کر حیران ہوگیا کہ کوڑا کرکٹ اکٹھے کرنے والی دو خاتون موبائل فون پر بات چیت کررہی ہیں اب تو کمپیوٹر اور کیمرہ کو بھی موبائل فون میں بند کردیا گیا ہے۔ ہوائی جہاز بغیر پائلٹ کے لینڈ ہونے شروع ہوگئے ہیں۔پچھلے ماہ دیکھنے میں آیا کہ ہالینڈ میں ایک آرمی نے ریموٹ کنٹرول سے چلنے والی کار بنادی ہے۔انسانی نسل کی Cloning شروع ہوچکی ہے۔ ابھی چنددن پہلے اک دوست جو دہلی میں International Book Fair دیکھ کر آئے۔تو مجھے بتایا کہ وہاں پین دیکھنے کو آیا جس کو اگر لکھائی کے اوپر چلایا جائے تو وہ پین لکھائی کو پڑھ کر بولتا جاتا ہے۔آگے جا کر کیا ہوگا خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اس Technological Explosion نے بلڈنگ Industry کو بھی ایک نئے معیار پر لاکھڑا کیا ہے۔دنیا میں ہر وقت کسی نہ کسی قسم کا رواج جاری رہتا ہے۔اب اُونچی اُونچی بلڈنگ بنانے کا رواج چل پڑا ہے۔تاریخی لحاظ سے دیکھا جائے تو ابتدا میں اونچی اونچی بلڈنگ قلعوں اور محلات کی شکل میں رونما ہوئیں۔ پھر امیر ممالک میں اونچے اونچے ٹاور بنے۔جتنا اُونچا اور بڑا مینار ہوتا تھا۔وہ اس ملک کی طاقت اور دولت کی عکاسی کرتا تھا۔جیسا کہ امریکہ میں Twin Towers اور Empire State Building بنی۔لندن میں پوسٹ آفس ٹاور تعمیر کیا گیا۔کینڈا میں CNN ٹاور بنا۔ پیرس میں IPHIL ٹاور بنا۔اس طرح روس، چین اور جاپان میں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق مینار بنائے گئے۔ یہ بڑے بڑے مینار اس ملک کی تہذیب،کردار اور فنی ترقی کا نمونہ تھیں۔اب حالات مکمل طور پر بدل چکے ہیں۔فنی ترقی کی معلومات کسی ایک ملک کا اثاثہ نہیں رہیں۔دنیا ایک گلوبل Village کی شکل اختیار کرچکی ہے۔اگر آپ کے پاس دولت ہے تو آپ Latest Technology خرید کر اپنی دولت کا مظاہرہ اپنی خواہشات کے مطابق کرسکتے ہیں۔

ہرکوئی اس امر سے واقف ہے کہ عرب ممالک کو خدا تعالیٰ نے تیل کی دولت سے نوازا ہے۔مدت تک ان ممالک کی ساری Economy تیل کی کمائی پر منحصر تھی۔پچھلے سالوں سے دُوبئ کی حکومت نے ملک کی Economy کو تیل کی بجائے Tourism اور Services کی بنیادوں پر تعمیر کر کے دُوبئ کو ایک نیا رنگ دیا جارہا ہے۔اوراس خطے کو بہت خوبصورتی سے develop کیا جارہا ہے اور لوگ لندن پیرس اور نیویارک کی بجائے دوبئ میں رہائش اور کاروبار کیلئے رخ کررہے ہیں۔

اس پالیسی کے پیش نظر وہاں انہوں نے ایک دنیا کی سب سے اونچی بلڈنگ تعمیر کی ہے۔جس کا افتتاح جنوری ۲۰۱۰ء میں کیا گیا ہے۔ابتداء میں اس بلڈنگ کا نام Burj Dubai رکھا گیا تھا۔لیکن افتتاح کے موقعہ پر اس نام کو Burj Khalifa میں تبدیل کردیا گیا۔خاکسار کو ایک آرکیٹیکٹ ہونے کی بنا پر اس میں بہت دلچسپی پیدا ہوئی۔اس میں کچھ ایسے Elements ہیں جن کو عام احباب کی معلومات کیلئے تحریر کررہا ہوں۔

یہ بلڈنگ ایک 480 ایکڑ زمین کی Comprehensive Development کا حصہ ہے جس میں 30,000 گھر، 97 ہوٹل،19 اونچی رہائشی ٹاور۔7.4 ایکڑ میں ایک پبلک پارک اور 30 ایکڑ میں ایک مصنوعی جھیل بنائی گئی ہے۔

Burj Khalifa:۔

یہ بلڈنگ 828 میٹر (2717) فٹ اُونچی ہے۔اس کی 160 منزلیں ہیں۔کل لاگت 1.5 بلین ڈالر آئی ہے۔ اس کو مکمل کرنے میں چھ سال لگے ہیں۔ جو ایک حیران کن بات ہے۔اگر اس بلڈنگ کو دُنیا کے Wonders میں شمار کیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔اس بلڈنگ میں رہائشی گھر، دفاتر، ریسٹورینٹ ۔سومنگ پول۔ پبلک گیلری، مسجد اور وہ سہولت جو پیدائش سے لیکر وفات تک ضروری ہوتی ہے اس میں موجود ہے سوائے قبرستان کے۔اگر آپ نے دفتر کے لئے جگہ لینی ہے تو اس کی قیمت 4000 ڈالر فی مربع فٹ رکھی گئی ہے اور اگر گھر چاہئے تو اس کی قیمت 3500 ڈالر فی مربع فٹ ہے۔اس بلڈنگ میں 900 پرائیویٹ گھر بنائے گئے ہیں۔ جیسے ہی ان کو فروخت کرنے کا اعلان ہوا۔اس کے آٹھ گھنٹے کے اندر اندر سارے فروخت ہوگئے۔ یہ مالک فروری ۲۰۱۰ء سے وہاں رہائش کے لئے جانا شروع ہوچکے ہیں اس سے پہلے جو اُونچی بلڈنگ بنائی گئی ہیں۔ان میں صرف دفاتر ہی ہوتے تھے۔ یہ پہلی سب سے اونچی بلڈنگ ہے۔جس میں رہائش کے لئے گھر بھی بنائے گئے ہیں۔

بلڈنگ کا پلین Y شکل کا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ سورج کی روشنی اندر آسکے اور دوسرے باہر دیکھنے کی سہولت بھی میسر ہو۔ پھر آپ Persiran Gulf کا ۵۰ کلومیٹر تک نظارہ اوپر سے دیکھ سکیں گے۔یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس طرح کی اونچی بلڈنگ پر زلزلہ کا اثر نہیں ہوتا۔سب سے اونچا حصہ 1.5 میٹر (پانچ فٹ) ہوا کی رفتار کی وجہ سے اِدھر اُدھر ہل سکتا ہے۔سب سے اونچے حصہ کا درجہ حرارت زمین کے درجہ حرارت سے 6c،(11F) کم ہوگا

آج کل انسان پہلے ہی ایک دوسرے سے ملنا پسند نہیں کرتا سوائے ذاتی مفاد کے، یورپ میں ایک دو منزلہ گھر ہونے کے باوجود ہمسائے ایک دوسرے سے ناواقف ہوتے ہیں۔تو اگر آپ ۱۵۸ منزل کے فلیٹ میں رہائش پذیر ہوں گے تو ضرورت کے وقت کون آپ کی مدد کیلئے آئے گا۔کھڑکی سے باہر دیکھیں گے تو نہ پرندے، نہ درخت، نہ کوئی انسان نہ کوئی کار اور نہ کوئی بلڈنگ شائد Satelite کا کوئی ٹکڑا جو ہوا میں معلّق ہوگا آپ کو دیکھنے کو مل جائے۔ ویسے ہی دنیا میں اتنی خرابیاں کر کے تین ہزار فٹ اوپر زندہ حالت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک جانے کا خیال بھی خطرناک لگتا ہے۔ مجھے تو اتنی بلندی پر اگر مفت فلیٹ بھی ملے تو نہ لوں۔

مسجد 158 منزل پر رکھی گئی ہے۔جو کہ سطح زمین سے 2600 فٹ اونچا ہے۔وہاں اذان کی آواز کس کو آئے گی۔سطح زمین پر آج کل عام مسلمانوں کی مساجد خالی ہوتی ہیں۔تو اتنی بلندی پر نماز ادا کرنے کون جائے گا؟ خدا تعالیٰ نے زمین کو مسجد قرار فرمایا ہے۔ اتنی بلندی پر Space میں اس کی کیا پوزیشن ہوگی؟

بلڈنگ کی مختلف منزلوں کی تفصیل:

☆۔سطح زمین سے نیچے دومنزلیں: کار پارکنگ
☆۔۱ تا ۱۶ منزلیں۔ہوٹل
☆۔۱۷ تا ۱۸ منزلیں۔مکینیکل
☆۔۱۹ تا ۳۷ منزلیں۔ہوٹل کی رہائش
☆۔۳۸ تا ۳۹ منزلیں۔ہوٹل کی بڑی رہائش
☆۔۴۰ تا ۴۲ منزلیں۔کلینیکل
☆۔۴۳ منزل۔سومنگ پول
☆۔۴۴ تا ۷۲ منزلیں۔رہائشی گھر
☆۔۷۳ تا ۷۵ منزلیں۔مکینیکل
☆۔۷۶ منزل۔سومنگ پول
☆۔۷۷ تا ۱۰۸ منزلیں، رہائشی گھر
☆۔۱۰۹ تا ۱۱۰ منزلیں، مکینیکل
☆۔۱۱۱ تا ۱۲۱ منزلیں: دفاتر
☆۔۱۲۲ منزل: ریسٹورینٹ
☆۔۱۲۳ منزل: سومنگ پول
☆۔۱۲۴ منزل پبلک گیلری
☆۔۱۲۵ تا ۱۳۵ منزلیں: دفاتر
☆۔۱۳۶ تا ۱۳۸ منزلیں: مکینیکل
☆۔۱۳۹ تا ۱۵۴ منزلیں: دفاتر
☆۔۱۵۵ منزل،: مکینیکل
☆۔۱۵۶ تا ۱۵۹ منزلیں: کمیونیکیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ۔
☆۔۱۵۸ منزل، مسجد
☆۔۱۶۰ منزل: کلینیکل

اس پروجیکٹ پر 12000 مزدوروں نے کام کر کے ۶ سال میں اس کو مکمل کیا۔ ۳۵ ہزار آدمی ایک وقت میں اس میں مصروف رہ سکتے ہیں۔

اس کا سطحی رقبہ 464511 مربع میٹر ہے۔ (50 لاکھ مربع فٹ) اس میں ۵۷ لفٹ ہیں۔ایک کیبن میں ۱۲۔۱۴ آدمی کھڑے ہوسکتے ہیں۔اس لفٹ کی رفتار اوپر نیچے جانے کیلئے ایک سیکنڈ میں ۱۸ میٹر ۶۰ فٹ ہے۔اس رفتار سے سطح زمین سے ۱۶۰ منزل پر جانے کیلئے ۴۵ سیکنڈ درکار ہوں گے۔ سطح زمین سے اوپر تک ۲۹۰۹ سیڑھیاں ہیں۔ان لوگوں کیلئے جو اپنا وزن کم کرنا چاہتے ہیں، یہ سیڑھیاں بہت مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔

اس کی بنیاد میں ۱۹۲ ستون جو ۵ فٹ موٹے ہیں۔زمین سے نیچے ۵۰ میٹر تک (۱۶۴) فٹ تک لگائے گئے ہیں۔ بنیاد میں ۵۸۹۰۰۰ Cubic Yard کنکریٹ اور ۱۱۰۰۰۰ ٹن سریا (لوہا) استعمال ہوا ہے۔Super Structure میں ۴۳۱۶۰۰ Cubic Yard کنکریٹ اور ۵۵۰۰۰ ٹن سریا استعمال ہوا ہے۔کنکریٹ کو ۱۵۶ منزل یعنی ۱۹۸۸ فٹ تک کی اونچائی تک Pump کیا گیا ہے۔یہ بھی ایک ریکارڈ ہے۔ اس کے اوپر والی چار منزلیں Light Steel میں بنائی گئی ہیں۔ ہر ۳۵ منزل پر Air Conditioned Emergency اور Fire کی صورت میں ایک Refuge رکھا گیا ہے۔اس میں ہر روز ۲۰۹۱۱۱ گیلن پانی کے استعمال کی سہولت رکھی گئی ہے۔

اس کی باہر کی دیواروں کا رقبہ ۱۵۲۸۰۰۰ مربع فٹ ہے۔ جو کہ اس خطے کی گرمی جو کہ 50 ڈگری تک چلی جاتی ہے۔ برداشت کرسکے گا۔اس میں ۲۶۰۰۰ شیشے کے Panel ہیں جو کہ چین کے ۳۰۰ مزدوروں نے آکر فکس کئے تھے۔باہر کی دیواروں کو صاف کرنے کیلئے ۱۳۳ منزل تک ۳۶ آدمیوں کو تین سے چار ماہ لگے۔ اوپر کی ۲۷ منزلیں Automatic Unmanned مشین صاف کرے گی۔ان مشینوں کو لگانے کیلئے ۸ ملین آسٹریلین ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔

اس بلڈنگ کے باہر ایک فوارہ تعمیر کیا گیا ہے جس پر ۲۱۷ ملین ڈالر خرچ ہوا ہے۔اس میں مختلف رنگ میں ۶۶۰۰ روشنیاں لگائی گئی ہیں۔یہ فوارہ ۲۷۵ میٹر (۹۰۰ فٹ) لمبا ہے۔اس میں جو پمپ لگائے گئے ہیں وہ پانی کو ۱۵۰ میٹر (۵۹۰ فٹ) اونچا ہوا میں پھینکے گے اور ان کے ساتھ عربی طرز کا میوزک بجے گا۔پھر اس کے ساتھ ایک ۱۵ ایکڑ میں پارک بنایا گیا ہے۔جس میں دنیا سے ہر قسم کے پودے منگوا کر لگائے گئے ہیں۔ اس کو سرسبز رکھنے کیلئے ہر ماہ بارہ لاکھ پچاس ہزار گیلن پانی استعمال ہوگا۔اس عمارت کی ۱۲۴ منزل پر پبلک گیلری ہے۔جس میں عام لوگ ٹکٹ لیکر جاسکیں گے تاکہ اوپر کے نظارہ کا لطف اٹھاسکیں۔یہ ٹکٹیں ہر آدھے گھنٹے کے وقفہ پر جاری کی جائیں گی۔اوپر جانے کا ٹکٹ بالغ کیلئے ۱۰۰ اور ۱۲ سال تک کے بچوں کیلئے ۷۵ دینار ہوگا۔

اس بلڈنگ کی مشہوری کو دیکھ کر اب سعودی شہزادہ الولید بن تالال نے بھی 1.1 کلومیٹر اونچی (۱۰۲۸ میٹر) بلڈنگ بنانے کا اعلان کیا ہے۔اونچی بلڈنگ کی دوڑ یہاں ختم نہیں ہوگی۔ اس کے بعد جدہ میں اسی شہزادہ نے ۱۶۰۰ میٹر (5250 فٹ) اونچی جو کہ تقریباً ایک میل اونچی ہوگی بنانے کا اعلان کیا ہے۔اور اس کی لاگت کا اندازہ 13.6 ملین ڈالر رکھا گیا ہے۔ ☆☆☆

پیروں کا بھی رکھیں خیال!

(ڈاکٹر عبدالماجد سہارنپوری، نور ہسپتال قادیان)

حیرت میں نہ جائیں! یہ وہ بات ہے جس کی طرف ہم لوگ دھیان نہیں دیتے، غیر مناسب سائز کے جوتے تکلیف دہ تو ہوتے ہی ہیں ساتھ میں زخم بھی دے سکتے ہیں اور آپ کے پیروں کو ہمیشہ کیلئے بدشکل بھی بنا سکتے ہیں۔ کچھ بیماریاں جن کا براہ راست تعلق جوتوں سے ہے یا کچھ کا صحت سے متعلق مخصوص حالات سے ہے، کا ذکر ذیل میں تحریر ہے:۔

(۱) پیروں کا درد (Aching feet)

قابل دید مقامات کی سیر سے واپس آنے پر، گھنٹوں کھڑے ہوکر گذارنے میں یا خرید و فروخد کرنے جانے میں اگر ایڑی میں ناقابل برداشت درد ہو، انگوٹھے میں درد ہو یا پیر اکڑ جائیں تو:۔

☆...... لیٹ کر پاؤں ۴۵ ڈگری کے زاویہ پر کسی بھی آرام دہ چیز پر رکھیں کہ سطح سر سے اوپر رہے۔

☆...... کریم سے پاؤں کی مالش کریں۔

☆...... انگوٹھے کو ہلکے ہاتھ سے دبائیں۔

☆...... گولائی میں پیر کو گھمائیں۔

☆...... ہاتھ کے انگوٹھے سے تلوؤں کو مضبوطی سے دبائیں خاص طور پر محرابی حصے کو۔

☆...... یکے بعد دیگرے پاؤں کو ٹھنڈے اور گرم پانی میں بھگوئیں۔

جوتوں کی مناسب جوڑی Perfect Shoe Pair کیلئے:

☆...... جوتے فیشن یا رواج کے لئے نہیں بلکہ آرام کیلئے پہنے جائیں۔ اونچی و نوکیلی ایڑی والے لکڑی کے تلوؤں والے یا نوکیلے جوتے پہنے جائیں۔ نہ پہنیں تو بہتر ہے۔

☆...... بالکل فٹ جوتا پہنیں جو نہ زیادہ ڈھیلا اور نہ ہی زیادہ ٹائٹ ہو۔ فٹ کا مطلب جوتوں پر شل نہ پڑے۔☆۔ جراب ضرور پہنیں۔☆۔ جوتا چاہے آگے سے گول ہو، بیضوی ہو یا مربع نما ہو مگر انگوٹھے کیلئے مناسب جگہ ہونا ضروری ہے۔

☆...... جوتے سے انگوٹھے یا کن انگلی پر دباؤ نہ پڑے۔☆...... چھالہ سے بچنے کیلئے جوتہ اندر سے گہرا ہو۔☆...... پاؤں کے محرابی حصہ کو آرام دینے کیلئے جوتا گدے دار ہو۔☆...... اگر جوتا اندر سے خصوصاً انگوٹھے کے پاس سے پھٹا ٹوٹا ہے تو سمجھ لیں کہ جوتے کے تبدیل کرنے کا وقت آ گیا ہے۔

(۲) اخیلی وتر Achilles Tendinitis:

گھٹنے سے ایڑی تک پنڈلی کے بڑے اور مضبوط پٹھے کے ورم کو کہتے ہیں جس میں چھونے اور چلنا شروع کرنے پر درد کا احساس ہوتا ہے۔ اس کی وجہ ڈھلان والی جگہوں پر چڑھنا، اترنا، دوڑنا یا جوتوں کے تلوں کا بہت زیادہ نرم یا سخت ہونا ہے۔ ایسا ہونے پر:

☆......کوئی بھی جذباتی عمل نہ کریں۔☆...... یکے بعد دیگرے ٹانگ کو ٹھنڈے و گرم غسل دیں۔☆...... برف سے سکائی کریں۔☆...... دافع درد کی گولیاں بروفین وغیرہ لیں۔

(۳) بڑھتی عمر کے پیر Aging feet:۔

بڑھتی عمر میں جوتا حاصل کرنے میں مزید دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔ بوڑھے لوگ اکثر اپنے پیروں تک پہنچنے کیلئے جھک نہیں پاتے لہٰذا ہفتوں ان کے پیروں کی صفائی نہیں ہو پاتی۔ انفیکشن ہونے پر یہ خطرناک ہوسکتا ہے۔ اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے کہ:۔

☆۔ پیروں پر ورم نہ ہو۔☆ ناخون بڑھے ہوئے نہ ہوں☆ انگلیوں کے بیچ السر یا ناسور نہ ہو۔☆ پیروں میں اوپر یا نیچے موٹے گول ابھار یا آنٹن نہ ہو۔☆ بڑھتی عمر کے اور دوسرے نشانات جیسے خشک جلد، موٹے پیلے اور گھومے ہوئے ناخن، داد کھجلی وغیرہ بھی ہو جاتے ہیں۔☆۔ جوڑوں اور رباط Ligaments میں تبدیلی کی وجہ سے پیر لمبائی اور چوڑائی میں بڑھ سکتے ہیں لہٰذا بڑے اور اسپیشل سائز کے جوتے خریدے جائیں۔

(۴) کھلاڑی کا پیر Atheleets foot:

Tinea Pedis یعنی پیروں میں رنگ ورم، یہ ایک فنگل انفیکشن ہے جو کہ آدمی کو گرم اور نم جگہوں جیسے کھڑے پانی کا تالاب، لاکر ورم اور فوارے وغیرہ سے لگتا ہے۔ اس انفیکشن سے جلد چھلی اور پھٹی ہوئی ہوجاتی ہے۔ انگلیوں میں کھجلی اور جلن ہوتی ہے۔ انگلیوں کے درمیان اور تلوں پر لال رنگ کی پھنسیاں بن جاتی ہیں۔ ایسا ہونے پر:۔

☆...... کھلے سینڈل یا کینولس کے جوتے ہی پہنیں۔☆......سُوتی موزے پہنیں اور روزانہ تبدیل کریں۔☆...... گیلی مٹی پر ننگے پاؤں نہ چلیں۔☆...... نہانے کے بعد پیروں کو الگ سے صابن اور پانی دھوئیں۔☆...... پھٹی ہوئی جلد کو ہلکے ہلکے صاف تولئے سے رگڑیں اور خشک ضرور کریں۔☆......انگلیوں کے درمیان Fungicidal Powder چھڑکیں ☆...... دن میں دو تین بار Fungicidal کریم تب تک لگائیں جب تک انفیکشن ختم نہ ہوجائے۔☆...... گہری پھٹن کے لئے ماہر امراض جلد سے ہی رجوع کریں۔

(۵) آبلہ / چھالہ Bilster:۔

جلد کی پہلی سطح کے ٹھیک نیچے پانی سے بھرا ابلبلہ چھالہ کہلاتا ہے جو کہ اکثر جوتوں کی رگڑ سے بن جاتا ہے ایسا ہونے پر:۔

☆۔ آبلہ چھالے کے چاروں طرف Tincture Benzoin کا لیپ کریں۔☆۔ آبلہ کو پھٹنے سے بچانے کیلئے اس کی حفاظت کریں کیوں کہ آبلے میں جب تک کوئی سوراخ نہیں ہوتا تو یہ ایک قدرتی پٹی کا کام کرتا ہے۔ اس کے اندر کا پانی قدرتی طور پر دوبارہ جذب ہوجاتا ہے۔ مگر پنکچر ہوجانے پر انفیکشن ہوسکتا ہے۔

☆۔ اگر آبلہ پھٹ جائے تو اس کو اینٹی سپٹک صابن سے دھوئیں اور کھلا نہ چھوڑیں بلکہ پٹی کر کے رکھیں۔☆۔ چھالے کی مردہ جلد کو الگ کرنے کی کوشش نہ کریں۔☆۔ اگر آبلہ میں لالی، مواد، ورم یا جلن ہو تو یہ انفیکشن کی علامات ہیں، لہٰذا ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

(۶) پیر کے انگوٹھے کا گٹا Bunion:

یہ ایک رسولی نما گٹا ہوتا ہے جو کہ انگوٹھے کے جوڑ پر ابھرتا ہے۔ اور دوسری انگلیوں کی جانب اندر کی طرف گھوم جاتا ہے۔ جس سے دوسری انگلی پر دردوں والی آنٹن / گانٹھ بن جاتی ہے۔ اگر ہڈی کے اضافے اور ورم سے کبھی کبھی چلنے میں درد ہو، اونچی ایڑی اور نوکیلی شکل والے جوتے سے حالت مزید بگڑ جائے تو:۔

☆...... گدے دار کاٹن پیڈ والے جوتے ہی استعمال کئے جائیں۔☆......عمل جراحی سے فاضل ہڈی کی درستی کرائیں۔☆...... دافع درد کی دوائیں یا بے حس کرنے والے ٹیکے لگوائیں۔

(۷) برسا کی سوزش Bursitis:

ایک ہی جگہ پر لگاتار دباؤ کی وجہ سے برسا کی سوزش ہوجاتی ہے۔ یہ ایک چھوٹی گدے دار اور سیال سے بھری تھیلی ہوتی ہے جو کہ جلد اور ہڈیوں کے درمیان یا کہ ہڈیوں اور عضلات یا پٹھوں کے درمیان ہوتی ہے۔ اس کا ذمہ دار نوکیلا اور Taper جوتا ہی ہے۔ ایسا ہونے پر:۔

Taper جوتے استعمال کی

☆۔ Taper جوتے استعمال نہ کریں۔ کی سکائی سے سوزش کو کم کریں۔☆۔ فاضل سیال کا ڈاکٹر کی مدد سے اخراج کرائیں۔

(۸) گول و چپٹی آنٹن Com &b Calluses:۔

کارن ایک کون نما جلدی ابھار ہوتا ہے جو کہ انگلیوں پر بنتا ہے جبکہ کیلوسس گول اور چپٹے جلدی ابھار ہوتے ہیں جو کہ پیر کے نیچے بنتے ہیں۔ ہر دو کی وجہ سے جلن اور درد ہوسکتا ہے۔ ایسا ہونے پر:۔

☆۔ آرام دہ اور گدے دار جوتوں کا استعمال کریں۔☆۔ پیروں کو ۱۵ منٹ گرم پانی میں بھگوئیں پھر جھانوے سے رگڑیں۔☆۔ کارن ٹیپ یا کارن کیپ کا استعمال کریں☆۔ آرام نہ ملنے پر آخری مرحلہ عمل جراحی ہے۔

(۹) اندر کی طرف بڑھتے ناخن Ingrown Nails:

جب پیر کے ناخن بہت چھوٹے اور کونوں پر سے گولائی میں تراشے جاتے ہیں تو یہ بڑھتے وقت جلد میں اندر کی طرف گڑنا شروع ہوجاتے ہیں۔ جس سے درد اور جلن پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر انفیکشن بھی ہوجاتا ہے۔ ایسا ہونے پر:۔

☆۔ اینٹی بایوٹک لوشن میں بھیگا ہوا پھایہ ناخن میں رکھیں۔☆ تنگ جوتہ نہ پہنیں۔☆۔ ناخن گولائی میں نہ تراشیں۔☆۔ آرام نہ ملنے پر آخری مرحلہ عمل جراحی ہے۔

(۱۰) تندرست پیر رکھنے کیلئے:

☆۔ زیادہ تنگ جوتا دوران خون میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ اس لئے تنگ جوتا نہ پہنیں۔☆۔ ڈھیلا جوتا زخم پیدا کرسکتا ہے۔ اس لئے زیادہ ڈھیلا جوتا نہ پہنیں۔☆۔ جوتے کا تلا نہ زیادہ سخت (لکڑی وغیرہ کا) ہو اور نہ ہی زیادہ نرم بھی۔☆۔ پیر کے سائز میں صبح اور شام میں فرق آجاتا ہے۔ لہٰذا جوتا ہمیشہ شام کے وقت خرید کیا جائے۔☆۔ جوتا خریدتے وقت بیٹھ کر، کھڑے ہوکر اور چل کر ٹرائی کریں۔☆۔ جوتا جو ویلکرو سے فکس ہو، لیں۔ فیتوں والا نہ لیں۔☆۔ خشک جلد، پھٹن، کارن اور کیلوسس کیلئے روزانہ پیروں کا معائنہ کریں۔☆۔ پیروں کو روزانہ صابن اور گرم پانی سے دھوئیں اور خشک بھی کریں خصوصاً انگلیوں کے درمیان۔☆۔ تلوؤں کو نائلون ڈش اسکربر یا مٹی کے جھانوے سے رگڑیں۔☆۔ ٹیلکم پاؤڈر سے پیروں کو خشک رکھا جاسکتا ہے۔☆۔ اگر جلد خشک ہو تو moisturiser کا استعمال کریں۔☆۔ پیر کے ناخن سیدھے یا آر پار تراشیں گول نہ تراشیں۔☆۔ گرم پانی کی بوتل کبھی بھی پیروں پر نہ رکھیں۔☆۔ ننگے پاؤں نہ چلیں چاہے گھر پر ہی کیوں نہ ہوں۔☆۔ ڈھیلے اور سوتی موزے ہی استعمال کریں یہ نمی کو سوکھتے ہیں جبکہ نائیلون کے موزوں میں جراثیم پیدا ہوکر تعفن ہونے کا خدشہ ہے☆۔ موزے روزانہ تبدیل کریں۔

پیروں کی کسرت:

ٹخنے کو اوپر، نیچے اور بائیں گھمائیں۔ انگوٹھا موڑیں۔☆۔ پیروں سے ہوا میں گھڑی کی سوئی کی سمت اور مخالف سمت میں صفر بنائیں۔☆۔ پاؤں سے زمین پر ہندسہ ۸ بنانے کی کوشش کریں۔☆۔ انگلیاں آپس میں ملائیں پھر جتنا زیادہ ہو سکے الگ کریں۔☆۔ پیر کے باہری کناروں پر بھی چلنے کی کوشش کریں۔☆۔ پیر کی انگلیوں سے کانچ کی گولیاں اٹھانے کی کوشش کریں۔ ☆☆☆

بھارت کی جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود کا بابرکت انعقاد

بفضلہٖ تعالیٰ امسال بھی بھارت کی جماعتوں و ذیلی تنظیموں نے جماعتی روایات کے مطابق ۲۰ فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا، جس میں پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور متن، حضورؓ کی سیرۃ و سوانح اور کارہائے نمایاں پر مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسوں میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ تلاوت اور نظم سے جلسوں کا آغاز اور دُعا کے ساتھ اختتام ہوا۔ دوران جلسہ بھی نظمیں اور ترانے پڑھے گئے۔ اکثر جگہوں میں اس موقعہ پر چائے اور شیرینی بھی تقسیم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سب حصہ لینے والوں اور شرکت کرنے والوں کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ ان موصولہ خوش کن تفصیلی رپورٹوں کو نہایت اختصار سے ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

برہ پورہ۔ (بہار): ۲۱ فروری کو زیر صدارت مکرم سید عبدالنعیم صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم سید ابو قاسم صاحب، ذوالفقار علی صاحب، محمد صادق داؤد احمد صاحب۔ مکرم سید آفاق احمد صاحب معلم سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

کانپور (یوپی): مکرم شعیب احمد صاحب سولیجہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں ۵ تقاریر کے علاوہ صدر جلسہ نے خطاب کیا۔

راٹھ (یوپی): جماعت احمدیہ راٹھ نے ۲۰ فروری کو جلسہ کیا جس میں مکرم مظہر الحق خان صاحب معلم سلسلہ اور مکرم ابرار احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نے تقریر کی۔

رسول پور (مہاراشٹر): جماعت احمدیہ رسول پور نے ۲۰ فروری کو جلسہ کیا جس میں مکرم مسعود احمد صاحب فضل۔ انشاء اللہ، عبدالصمد احمد۔ عبدالعلیم، مکرم شوکت احمد معلم سلسلہ اور مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ عثمان آباد نے تقریر کی۔

ارتال (راجوری): مکرم صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں دو تقاریر کے علاوہ صدارتی خطاب ہوا۔

عادل آباد: زیر صدارت مکرم عرفان احمد سیکرٹری مال جلسہ ہوا جس میں مکرم نور احمد صاحب میاں معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

کاماریڈی (آندھرا): ۲۸ فروری کو مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت مسجد چندا پور میں جلسہ ہوا جس میں مکرم معین الدین صاحب، مکرم نور احمد معلم، مکرم وزیر احمد معلم اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

سرم پلی (آندھرا): ۱۰ مارچ کو مکرم شیخ قاسم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم شیخ عمران احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

پوسانی پیٹھ (آندھرا): ۱۰ مارچ کو مکرم محمود احمد صاحب معلم سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم شیخ عمران احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

شمس پور (پنجاب): مکرم سوداگر خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم جاوید اقبال صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

سکندر آباد (آندھرا) مسجد نور میں مکرم داؤد احمد الہ دین صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم سلیم نور الدین صاحب ناظم علاقائی انصار اللہ ورنگل زون، مکرم حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ عزیزہ صادقہ بیگم نے پیشگوئی کا متن زبانی سنایا۔ تمام حاضرین کیلئے عشائیہ کا انتظام کیا گیا۔

سپاولی (ایم پی): مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا، جس میں مکرم دانش شاہ، مکرم امیر شاہ صاحب، نبی محمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

کٹک (اڑیسہ): ۲۱ فروری کو مکرم مبشر احمد صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم سید خورشید احمد صاحب، مکرم مولوی عبدالحفیظ صاحب، سید ذکی احمد (طفل) اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

کالا بن زون (راجوری) ۲۱ فروری کو زیر صدارت مکرم محمد شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم محمد صادق صاحب، مکرم محمود احمد صاحب پرویز معلم سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

کرڈاپلی (اڑیسہ): جامعہ مسجد میں زیر صدارت مکرم رشید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم شیخ امام صاحب سیکرٹری تربیت خدام الاحمدیہ۔ مکرم مولوی منیر الدین صاحب، مکرم مولوی رحمۃ اللہ صاحب معلمین سلسلہ، مکرم تاتار محمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ، مکرم عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید، مکرم میر عبدالحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ اسی طرح ۲۱ فروری کو لجنہ اماء اللہ اور ۲۲ فروری کو حلقہ طاہر نے بھی جلسہ کیا۔

ہموسان (جموں کشمیر): مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں دو تقاریر ہوئیں گاور صدارتی خطاب کے بعد دعا ہوئی۔

کنڈور (آندھرا) مکرم نور الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم نذیر احمد صاحب سرکل انچارج پالا کرتی زون۔ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب نے تقریر کی۔

کاٹراپلی (آندھرا): زیر صدارت صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی حبیب احمد خان صاحب نے تقریر کی۔

کٹاکشہ پور (آندھرا) مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم حافظ محمد شریف صاحب معلم سلسلہ، مکرم اکبر صاحب سرکل انچارج نے تقریر کی۔

نارائن پور (آندھرا): بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم مختار احمد معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

ونگلہ پوڑی (آندھرا): صدر جماعت احمدیہ کے زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں مقامی معلم مکرم مولوی شیخ رزاق صاحب مکرم مولوی عظمت اللہ خان صاحب نے تیلگو زبان میں تقریریں کیں اور متن پیشگوئی تیلگو زبان میں سنایا گیا۔

مرملہ: مکرم مولوی کے ریاض احمد صاحب سرکل انچارج کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم مولوی کے ریاض احمد صاحب اور مکرم مولوی یعقوب پاشاہ خرم صاحب نے تقریریں کیں۔

وشاکھاپٹنم: بعد نماز عصر مکرم بہادر خان صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی محمد حنیف صاحب شاہد نے تقریر کی۔ احمدیوں کے علاوہ چار غیر از جماعت خاندان نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔

گوڑالہ: مکرم صدر صاحب جماعت کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی شمشاد خان صاحب نے تقریر کی۔ مقامی خادم نے متن پیشگوئی تیلگو زبان میں پڑھ کر سنایا۔

ولسہ: ۲۱ فروری کو بعد نماز عشاء مکرم مستان صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مقامی معلم مکرم مولوی جاوید احمد سنوری اور مکرم کے ریاض احمد صاحب نے تقریریں کیں۔

L.N.D Peta: بعد نماز مغرب مکرم صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مقامی معلم مکرم شیخ رفیق صاحب نے تقریر کی۔ مجلس سوال و جواب بھی منعقد ہوئی،

کوروپاڑو: بعد نماز مغرب جلسہ ہوا، مکرم شیخ جعفر صاحب نے تقریر کی۔

پالم: بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم قادر ولی صاحب جلسہ ہوا جس میں مکرم مولوی ناظر خان صاحب نے تقریر کی۔

میدنارائو پالم: بعد نماز مغرب جلسہ مکرم شیخ جانی صاحب نے متن پیشگوئی بزبان تیلگو پڑھ کر سنایا۔ مکرم مولوی مبشر خان صاحب نے تقریر کی۔

گنگنہ گوریم: مکرم سید قاسم صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ ہوا، مکرم مولوی ایوب خان صاحب سرکل انچارج نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنانے کے بعد تقریر کی۔

کندیرو: زعیم انصار اللہ مکرم سلار صاحب کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم مولوی محمد مستان پاشاہ صاحب نے تقریر کی۔

کورنی پاڈو: مکرم مولوی سراج احمد صاحب سرکل انچارج ضلع کرشنہ کے زیر صدارت جلسہ مکرم مولوی محمد یعقوب پاشاہ، زعیم انصار اللہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

وجے رائی: مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب کے زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں موصوف نے ہی تقریر کی۔

کوتہ پلی: صدر جماعت مکرم شیخ لعل صاحب کے زیر صدارت جلسہ مکرم شیخ رزاق صاحب نے متن پیشگوئی تیلگو زبان میں پڑھ کر سنایا بعدہ مکرم مولوی محمد جاوید صاحب نے تقریر کی۔ اس روز یوم مصلح موعود کے تحت اطفال اور ناصرات کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے اور اس کے انعامات تقسیم ہوئے۔

مندورو: صدر جماعت مکرم شیخ فرید صاحب کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم مولوی رفیق خان صاحب نے تقریر کی۔ اس کے علاوہ چھ جماعتوں اندرہ نگر، نرسائی پالم، مڈیچرلہ، جوگنہ پالم، پٹوسیمہ میں بھی جلسہ ہوا۔

☆۔ اسی طرح صوبہ جھارکھنڈ کی جماعتوں موسیٰ بنی مائنز، ست سال۔ سملیہ دھنباد۔ ملاح پور۔ دیوگھ ہریانہ کی جماعت کھرودی۔ یوپی کی بریلی۔ قادر آباد و مسلم پور یوپی۔ ضلع چورو (راجستھان) اور سرکل بلارپور: کی ۸ جماعتوں بلارپور۔ پاٹن۔ امبھری۔ کورپنا۔ مرکل میٹا۔ ماتھا۔ سیراج۔ ناگپور کی جماعتوں سے بھی جلسہ منعقد کرنے کی اطلاع ملی ہے۔ جماعت احمدیہ امبھری کے انصار خدام و اطفال نے جنگل سے کانٹے دار جھاڑیاں کاٹ کر لائے اور مسجد احمدیہ کی باڑ بنائی نیز شجرکاری بھی کی۔

راجستھان میں بمقام پیروں صوبائی کانفرنس کا انعقاد

۱۶ مارچ ۲۰۱۰ء کو جماعت احمدیہ دھولپور راجستھان کی صوبائی کانفرنس کا بمقام پیرون انعقاد کیا گیا۔ اس کانفرنس میں مرکز قادیان سے ایک وفد کے علاوہ ہندو، سکھ، بدھ، اور عیسائی مذاہب کے نمائندگان بھی شریک ہوئے۔

کانفرنس کا آغاز: بعد نماز ظہر و عصر دوپہر ڈیڑھ بجے زیر صدارت محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح وارشاد قادیان ہوا۔ جس میں مکرم حافظ شفیق الاسلام معلم سلسلہ نے تلاوت کی اور ترجمہ بزبان ہندی مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری استاد جامعہ احمدیہ قادیان نے سنایا۔ مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان کی نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری نے کانفرنس کی غرض و غائت و جماعت احمدیہ کا تعارف بیان کیا۔ بدھ ازم۔ عیسائیت، سکھ ازم کے نمائندگان کے بعد دوسری تقریر مکرم مولانا سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان بعدہ پردھان لاکھن سنگھ جی نے تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے انسانیت کو اور بھائی چارے کو قائم کرنے اور آتنک واد کو جڑ سے ختم کرنے کی طرف حاضرین جلسہ کو توجہ دلائی اور آخر پر دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ کانفرنس میں ۲۹ جماعتوں کے ۱۳۹۲ افراد جماعت نے شرکت کی۔

علاوہ ازیں ۸ دیہاتوں کے ہندو سرپنچ اور کانگریس کے صوبائی سطح کے لیڈرز شریک ہوئے۔ کانفرنس میں سینکڑوں کی تعداد میں گاؤں کے ہندو شرکاء شامل ہوئے۔ جماعت کی طرف سے دوپہر کے کھانے اور چائے کا انتظام کیا گیا تھا جبکہ ہندو معززین کیلئے الگ سے تواضع کی گئی تھی۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس کانفرنس کا علاقہ کے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ چار مقامی اخبارات راجستھان پتریکا۔ دینک بھاسکر۔ دینک نو جیوتی اور ہندوستان ایکسپریس کے نمائندگان نے پروگرام کی کوریج کی اور اگلے روز ان اخبارات میں کانفرنس کی کاروائی تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی۔

کانفرنس اچھے ماحول میں ہوئی۔ کانفرنس کے آخر پر نمائندگان ہندو، سکھ، عیسائی، بدھ مذاہب اسی طرح صوبائی سطح کے کانگریس لیڈروں اور سرپنچ صاحبان کو شال تحفۃً دیئے گئے۔ اس کانفرنس کا ایسا اثر ہوا کہ اکثر سرپنچ صاحبان جو اس کانفرنس میں آئے تھے نے اپنے اپنے گاؤں میں ایسی کانفرنسیں احمدیہ جماعت کی طرف سے منعقد کرنے کی درخواست کی۔ اس موقع پر حکام کی طرف سے حفاظت کیلئے پولیس کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ کیونکہ کچھ عرصہ سے اس علاقہ میں ملاؤں کی طرف سے مخالفت ہو رہی ہے، خدا کے فضل سے پولیس عہدیداران نے بہت اچھا تعاون کیا اور پروگرام کے آخر تک ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(ٹی عبدالناصر، زونل امیر دھولپور، باراں، راجستھان)

اعلان ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ''سید احمد عطاء السلام'' رکھا گیا ہے۔ نومولود میر احمد اشرف صاحب مرحوم کا پوتا اور جناب ڈاکٹر کریم احمد صاحب فیض آباد کا نواسہ ہے۔ بچہ کے نیک صالح، خادم دین اور والدین کے قرۃ العین ہونے کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (منیر احمد اسلم، حیدرآباد)

اعلان نکاح

مورخہ ۹ اپریل ۲۰۱۰ء بروز جمعۃ المبارک مکرم ذوالفقار احمد صاحب ولد محترم ماسٹر محمد بشیر صاحب صدر جماعت احمدیہ جھونگاں ضلع پونچھ کا نکاح عزیزہ امۃ الہادی صاحبہ بنت مکرم غلام نبی صاحب گنائی شورت کولگام ضلع جموں کشمیر کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مولوی طاہر احمد صاحب لون نے مسجد نور ناصر آباد کشمیر میں پڑھایا۔ قارئین بدر و افرادِ جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہٗ — **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 میٹگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

کیا آپ نے کوئی کتاب لکھی ہے......؟

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔ ''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لیکر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔ درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً

ضروری کوائف: ☆۔ کتاب کا نام ☆۔ مُرتبہ ☆۔ مترجم کا نام ☆۔ ایڈیشن ☆۔ مقام اشاعت ☆۔ تاریخ اشاعت ☆۔ ناشر ☆۔ طابع ☆۔ تعداد صفحات۔ ☆۔ زبان ☆۔ موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز: آفس 0092476214953۔ گھر۔ 0476214313۔ موبائیل۔ 033 44290902۔ فیکس: 0092476211943۔ ای میل: tahqeeqj-@yahoo.com, tahqeeq@gmail.com, ayaz313@hotmail.com

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۱ ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۲ ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ صوبائی/زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

خصوصی درخواست دُعا

حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم و مغفور کچھ عرصہ ربوہ قیام کے بعد قادیان واپس تشریف لے آئی ہیں۔ طبیعت مختلف عوارضات کے سبب ناساز ہے۔ کمزوری بہت ہے، امرتسر ہسپتال میں زیر علاج رہ کر گھر تشریف لے آئی ہیں۔ محترمہ موصوفہ کی شفائے کاملہ صحت و تندرستی درازی عمر کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

بیرون ممالک کے مضامین نگار حضرات متوجہ ہوں

ہفت روزہ بدر قادیان میں اشاعت کیلئے مضامین، رپورٹیں، نظمیں، ذاتی اعلانات وغیرہ بھجوانے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے نیشنل امیر/مقامی امیر/صدر جماعت کی تصدیق سے بھجوایا کریں۔

(ادارہ بدر)

بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

حالات حاضرہ

روس میں طیارہ حادثہ، صدر پولینڈ سمیت ۱۳۲ افراد جاں بحق

صدر پولینڈ لیچ کیکونسکی اور اُن کی اہلیہ کے علاوہ ۱۳۲ افراد طیارہ کے حادثہ میں ہلاک ہوگئے۔ روسی فضائی حکام کی جانب سے شدید کہرے کی وجہ سے طیارہ کی لینڈنگ نہ کرنے کے مشورہ کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے حادثہ پیش آیا۔ TU 154 صدارتی طیارہ جنوب مغربی علاقہ کے اسمولینگ میں مقامی وقت کے مطابق ۱۱ بجے دن حادثہ کا شکار ہوا اور اس کے کئی ٹکڑے ہوگئے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران سوویت ڈکٹیٹر جوزف اسٹالن کے حکم پر ۲۲ ہزار پولینڈ کے فوجی عہدیداروں کو اسی مقام پر ہلاک کیا گیا تھا اور اس کی یاد منانے کیلئے منعقد تقریب میں وہ شرکت کررہے تھے۔ اس حادثہ میں جملہ ۱۳۲ افراد بشمول صدر پولینڈ اوران کی اہلیہ مانا اور پولیس کے اعلیٰ فوجی عہدیدار، سیول لیڈرس ہلاک ہوگئے۔ لیچ کیکرنسکی دسمبر ۲۰۰۵ء میں پولینڈ کے صدر منتخب ہوئے تھے۔

چین کے زلزلے میں مہلوکین کی تعداد ۲۰۰۰ سے زائد

چین میں زلزلہ سے ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد ۲ ہزار سے زائد ہوگئی جبکہ زلزلہ سے ۱۲ ہزار افراد زخمی ہوئے اور ۳سو سے زائد تاحال لاپتہ ہیں۔ چین کے سرکاری میڈیا کے مطابق ملک کے شمال مغربی صوبہ چن گھائی میں مورخہ ۱۳ اپریل کو آنے والے زلزلے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار چارصد چوراسی ہوگئی ہے۔ زلزلے کے نتیجے میں ۱۲ ہزار سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں جنہیں مختلف اسپتالوں میں طبی امداد دی جارہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ۱۳ ہزار ریسکیو اہلکار متاثرہ علاقے میں امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں تاکہ تباہ شدہ عمارتوں کے ملبہ تلے دبے زیادہ سے زیادہ افراد کو زندہ نکالا جاسکے۔ مقامی حکام کے مطابق تقریباً ۳سو سے زائد افراد تاحال لاپتہ ہیں۔

اب تک کے سب سے بڑے نکسلی حملے میں ۷۵ فوجی جاں بحق

نکسلائٹس کے ایک بڑے گروپ نے مورخہ ۶/اپریل کو صوبہ چھتیس گڑھ کے دانتے واڑہ ضلع میں واقع گھنے جنگلات میں سی آر پی ایف پر بدترین حملہ کردیا جس کے نتیجہ میں تقریباً ۷۵ سی آر پی ایف اور ڈسٹرکٹ فورس کے جوان ہلاک ہوگئے۔ مہلوکین میں ۷۴ سی آر پی ایف جوان بشمول ایک ڈپٹی اور ایک اسسٹنٹ کمانڈنٹ کے علاوہ ایک ڈسٹرکٹ پولیس فورس کا ہیڈ کانسٹیبل شامل ہیں۔ ۸۰ رکنی سی آر پی ایف کی ٹیم اور ایک ڈسٹرکٹ پولیس ٹیم یہاں سے گزر رہی تھی کہ تقریباً ایک ہزار نکسلائٹس پر مشتمل گروپ نے ان پر حملہ کردیا۔ یہ ٹیم پورے ہندوستان میں نکسلیوں کے خلاف چلائی گئی جنگی مہم ''آپریشن گرین ہنٹ'' کے تحت جنگی کاروائی میں مصروف تھی۔

واضح ہو کہ چنددن اس سے قبل اڑیسہ میں کی گئی اس کاروائی کے دوران ایلائٹ اینٹی نکسل اسپیشل آپریشنس گروپ کے ۱۱ جوان ہلاک ہوئے تھے۔ ۱۵ فروری کو مغربی بنگال کے ضلع مدناپور میں نکسلائٹس نے ایسٹرن فرنیٹر رائفلس کے ۲۴ جوانوں کو ہلاک کیا تھا۔

آئس لینڈ کا آتش فشاں: آفت سماوی کا نقیب

لندن: گزشتہ دنوں آتش فشانی راکھ کا ایک بادل پورے یوروپ میں پھیل گیا۔ آسمان اس کے طاقتور کنٹرول کے نتیجہ میں مسلسل لاکھوں فضائی مسافر مشکلات کا شکار ہوئے اور اس راکھ کے بادل کا سایہ صدر پولینڈ کی تدفین پر بھی پڑا۔ کیونکہ اس تقریب میں امریکی صدر بارک اوبامہ بھی شامل نہیں ہوسکے۔ تقریباً ۳۸ ممالک نے یا تو اپنی فضائی حدود بند کردی تھیں یا پھر انہیں محدود کردیا گیا۔

جرمنی اور بیشتر اسکنڈ نیویا اور وسطی یوروپ کے ممالک نے بھی پروازوں پر امتناع رکھتے ہوئے دوسری عالم گیر جنگ کے بعد پہلی بار اپنی فضائی پرواز کو اتنی طویل مدت تک ممنوع قرار دیا۔ بعض ممالک جیسے فرانس نے ہنگامی شعبہ قائم کئے تاکہ اپنے ملک کے مختلف ممالک میں پھنسے ہوئے شہریوں کو وطن واپس لایا جاسکے۔ یوروپ کی فضائی حدود میں ۳۰ ہزار سے زائد پروازیں متاثر ہوئیں۔ صرف یوروپ کی ۲۲ ہزار پروازوں میں سے ۵ ہزار طیارے پرواز کرسکے۔ دنیا کے دوسرے ممالک کے طیاروں کی پروازوں کے ردّ ہونے کے اعداد وشمار اس کے علاوہ ہیں۔ گزشتہ ایک ہفتہ سے آئس لینڈ کے آتش فشاں کی سرگرمی سے عالمگیر سطح پر نقل وحرکت اور عالمی ایئر لائنس صنعت بری طرح متاثر ہوئی۔ ایک خبر کے مطابق روزانہ اس آسمانی راکھ کی وجہ سے ۲۰ کروڑ ڈالر کا نقصان ہوا جبکہ ۱۰ لاکھ مسافر اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ (دینک جاگرن ۲۰ اپریل) ایک ماہر آتش فشاں نے کہا کہ موجودہ انسانی یادداشت میں فلپائنس کے آتش فشاں پہاڑ پناٹیوبو کی آتش فشانی کے بعد یہ دوسرا بڑا واقعہ ہے۔ ماحولیات کی تبدیلی کے بارے میں بات چیت کرتے ہوئے ماہر ماحولیات چندر شیکھرم نے کہا کہ فضاء میں کاربنڈائی آکسائیڈ، ہیڈروجن سلفائیڈ اور ہیڈروکلورائیڈ گیسوں کے شامل ہوجانے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آتش فشاں پہاڑ پھٹ پڑنے کا یہ معمولی واقعہ ایک زبردست آفت سماوی کا نقیب تھا۔

(ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

منقولات

مسجد حرام کی توسیع کا نیا منصوبہ تیار

جدہ: مسجد حرام کی توسیع کا نیا منصوبہ تیار کرلیا گیا ہے جس کے تحت نہ صرف مسجد حرم کی موجودہ عمارت کی شکل و صورت میں بڑی تبدیلی ہوگی بلکہ حج کے دوران عازمین حج کی عبادات میں کوئی خلل پیدا نہیں ہوگا۔ آرکیٹکٹس اور عہدیداروں نے اس تعمیراتی پراجکٹ کا ویڈیو بھی دیکھ لیا ہے۔ تفصیلات کے بموجب مسجد حرم میں بغیر ستون کے توسیع کرنے کا منصوبہ ہے جس کی تعمیر کے بعد بھی عازمین حج کو کعبۃ اللہ کا نظارہ کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔ تعمیراتی منصوبے میں بغیر ستون کی توسیع کا اصل مقصد یہ ہی ہے کہ مسجد حرم کی توسیع بھی ہوجائے اور عازمین حج اور بیت اللہ کے نظارے میں کسی قسم کی رکاوٹ بھی پیش نہ آئے۔ نئے تعمیراتی منصوبے کے ابتدائی مرحلے کی تکمیل کے بعد تقریباً دوملین عازمین حج کو عبادات کی بہترین سہولیات فراہم ہوجائیں گی جبکہ یہ تعمیراتی کام عازمین حج کی عبادات میں کسی خلل کے بغیر مکمل کرلیا جائے گا۔ منصوبے کی تکمیل کے بعد مجموعی طور پر ۵ ملین عازمین حج کو بہتر سہولیات دستیاب ہوں گی علاوہ ازیں موجودہ روایتی دروازہ اور مسجد حرم کی اسلامی طرز کی تعمیر بھی اپنی اصلی حالت میں موجود رہے گی جبکہ نئے منصوبے کے تحت منازل میں اضافے کے علاوہ ایک ۱۸ میٹر بلند دروازہ بھی تیار کیا جائے گا جو کہ حج کے سیزن میں کھلا اور عام سیزن میں بند رکھا جائے گا۔ نیز نئے تعمیراتی پراجکٹ میں متعدد عبادت گاہوں کی تعمیر بھی شامل ہے جو کہ اطراف واکناف کے حصوں کو مسجد حرم کے ساتھ قابل استعمال بنائے گئے۔

(روزنامہ سیاست حیدرآباد 20 اپریل 2010)

ملک میں حق تعلیم کے نفاذ کا تاریخی فیصلہ

نئی دہلی: ہر ایک بچہ کے لئے تعلیم کو بنیادی حق قرار دینے والا تاریخی قانون اپریل ماہ کی یکم تاریخ سے نافذ ہوگیا۔ اس سے ملک کے ایک کروڑ بچوں کو فائدہ پہنچے گا جو فی الحال اسکول نہیں جاتے۔ اس قانون کی اس زاویہ سے بھی اہمیت ہے کیونکہ اس قانون کو وزیراعظم منموہن سنگھ نے اپنی دلچسپی سے تیار کروایا ہے۔ قریب ۹۲ لاکھ بچے جو اسکول چھوڑ چکے ہیں یا کسی بھی تعلیمی ادارے میں داخلہ نہیں لیا ہے، انہیں ابتدائی تعلیم کیلئے ضروری قرار دیا جائے گا۔ مقامی اور ریاستی حکومتوں کی بھی یہ ذمہ داری اور پابندی ہوگی کہ وہ ۶ تا ۱۴ سال کی عمر کے تمام بچوں کو اسکولی تعلیم کیلئے تیار کریں۔ اس تعلق سے قانون کو نافذ العمل لایا جارہا ہے۔ مرکز اور ریاستوں کو قانون کی عمل آوری کیلئے تمام مسائل بھی حل کرنے ہوں گے۔ اور ۴۵۔۵۵ کی شرح پر فنڈس میں حصہ داری ادا کرنی ہوگی۔ پارلیمنٹ نے گزشتہ سال یہ قانون منظور کرلیا ہے۔ تعلیم اب ۶ تا ۱۴ سال کی عمر کے ہر بچے کیلئے بنیادی حق بن جائے گا۔ اگرچہ کہ ۲۰۰۲ء میں دستور میں ایک شق کو شامل کیا گیا ہے۔ حق تعلیم قانون کو موجودہ یوپی اے حکومت نے تیار کروایا ہے جو حق معلومات قانون اور قومی دیہی روزگار ضامن قانون کی طرح ایک اور بڑا کارنامہ ہے۔

فی الحال ملک میں قریب ۲۲ کروڑ بچے تعلیم حاصل کرنے کی عمر گروپ کے موجود ہیں، تاہم ان میں سے 4.6 فیصد بچے (قریب ۹۲ لاکھ) اسکول سے دور ہیں۔ وزارت تعلیم کے ایک عہدیدار نے کہا کہ یہ قانون ہر بچہ کے حق کو لازمی قرار دے گا کہ وہ تعلیم حاصل کرے اور حکومتوں پر بھی ذمہ داری ہوگی کہ وہ بچوں کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرے تاکہ ہر بچہ مفت میں ابتدائی تعلیم حاصل کرے۔ اس قانون میں یہ بھی ترمیم کی گئی ہے کہ خانگی تعلیمی اداروں میں کمزور طبقات کے لئے ۲۵ فیصد نشستیں محفوظ رکھی جائیں۔ فینانس کمیشن نے ۲۵ ہزار کروڑ روپے ریاستوں کو فراہم کئے ہیں تاکہ قانون کو روبہ عمل لایا جاسکے۔ (بحوالہ روزنامہ سیاست حیدرآباد)

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:19079 میں شبیر احمد بھٹی مکرم محمد بشیر احمد بھٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 4.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ والد کی مشترکہ جائیداد میں جب حصہ ملیگا اطلاع دفتر دونگا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 3053 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منیر احمد خادم　　العبد: شبیر احمد بھٹی　　گواہ: شوکت علی

وصیت نمبر:19080 میں عبدالواحد ولد مکرم عبدالعزیز صاحب قوم احمدی بھٹی پیشہ زراعت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع چارکوٹ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 7.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: دو کنال زمین ایک کنال مالکیت، ایک کنال مہاجر قیمت 5000 روپے، مکان کچّا قیمت 2000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت 18000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: عبدالمنان عاجز　　العبد: عبدالوحید　　گواہ: عمران احمد

وصیت نمبر:19081 میں خادم حسین فانی ولد مکرم سید محمد صاحب قوم احمدی بھٹی پیشہ ملازمت عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع چارکوٹ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 7.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: زمین مالکیت ایک کنال، قیمت 5000 روپے، مکان کچا رہائش قیمت 4000 روپے, مکان راجوری پختہ جگہ پانچ مرلہ قیمت اندازاً 3,00000 ہے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ 10,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عزیزالدین　　العبد: خادم حسین فانی　　گواہ: صغیر طاہر

وصیت نمبر:19082 میں حمیدہ بیگم زوجہ مکرم خادم حسین فانی صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 48 سال ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 7.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کل جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: زیور طلائی ایک ہار ایک تولہ قیمت 13000، کانٹے دو عدد، ناک کا کوکہ قیمت 250، چوڑیاں نقرئی چار عدد چار تولہ قیمت 320 روپے، حق مہر مبلغ 8000 روپے ادا شدہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خادم حسین فانی　　الامتہ: حمیدہ بیگم　　گواہ: عزیزالدین

وصیت نمبر:19083 میں عبدالعزیز ولد مکرم سید محمد صاحب قوم احمدی بھٹی پیشہ زراعت عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع چارکوٹ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 7.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: زمین ایک کنال مالکیت قیمت، 5000 روپے، مکان کچا مکان رہائش 3000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از زراعت قیمت 18000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: خادم حسین فانی　　العبد: عبدالعزیز　　گواہ: عبدالمنان عاجز

وصیت نمبر:19084 میں فاطمہ بیگم زوجہ مکرم محمد یعقوب صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 55 سال ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 4.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کچھ نہیں ہے۔ حق مہر مبلغ 800 سو روپے ادا شدہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شوکت علی　　الامتہ: فاطمہ بیگم　　گواہ: محمد یعقوب

وصیت نمبر:19085 میں ظہیر احمد ولد مکرم سید گلزار احمد صاحب قوم احمدی بھٹی پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع چارکوٹ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 9.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت عارضی 1500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالمنان عاجز　　العبد: ظہیر احمد　　گواہ: محمد نذیر مشتاق

وصیت نمبر:19087 میں عبدالغنی خواجہ ولد مکرم حاجی جمال الدین قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع چارکوٹ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 10.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: زمین مالکیت 8 کنال اندازاً قیمت 60,000 روپے، ایک عدد مکان بدھانو میں قیمت 30000 روپے, ایک عدد مکان راجوری میں قیمت اندازاً 65000 روپے ہے۔ ایک عدد مکان لورکوٹ میں قیمت اندازاً 20,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ 7,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: صغیر احمد طاہر　　العبد: عبدالغنی خواجہ　　گواہ: عبدالرفیق

وصیت نمبر:19089 میں نورالھدیٰ ولد مکرم قمرالھدیٰ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن سملیہ ڈاکخانہ سملیہ ضلع رانچی صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 7.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ 15,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: قیام الدین انصاری　　العبد: نورالھدیٰ　　گواہ: محمد انور احمد

وصیت نمبر:19090 میں گلزار احمد ولد مکرم دوست محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ زراعت عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 9.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: زمین مالکیت چار کنال قیمت اندازاً 40,000 روپے، ایک عدد مکانّ قیمت 10,000۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد 18,000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: منیر احمد ساجد　　العبد: گلزار احمد　　گواہ: محمد نذیر مبشر

وصیت نمبر:19091 میں محمد اقبال بھٹی ولد مکرم نظام دین صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 8.4.1975ء ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 5.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ والد کی جائیداد میں حصہ تقسیم ہونے پر مطابق قواعد وصیت ادا کرونگا۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ 1500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمود احمد پرویز　　العبد: محمد اقبال بھٹی　　گواہ: محمد اشرف

وصیت نمبر:19092 میں ماسٹر محمد ایوب ولد مکرم نظام دین صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت 46 سال پیدائشی احمدی ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 5.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ وراثتی مکان بھائیوں میں تقسیم ہونے پر بحصہ رسدی نظام وصیت میں دینے کا پابند ہوگا۔ میرا گزارہ آمد از تنخواہ 15,080 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ماسٹر منور احمد تنویر　　العبد: ماسٹر محمد ایوب　　گواہ: ماسٹر محمد پرویز

وصیت نمبر:19093 میں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم ماسٹر محمد ایوب صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 30 سال ساکن دہری لیوٹ ڈاکخانہ دہری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 5.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ: حق مہر مبلغ 80,000 روپے ہے۔ زیورات جس کی سابقہ قیمت 66,000 روپے ہے، مذکورہ حق مہر سے بنایا گیا ہے، موجودہ قیمت 72,000 بنتی ہے، تفصیل زیورات ہار ایک عدد، انگوٹھی ایک عدد، کانٹے ایک جوڑی، چوڑیاں دو عدد، کوکا ایک عدد، کل وزن چھ تولہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 600 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ماسٹر منور احمد تنویر　　الامتہ: شاہدہ بیگم　　گواہ: ماسٹر محمود پرویز

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور جرمنی 2009

اور تلاوت ہمیشہ ہونی چاہئے، چاہے دو آیتوں کی تلاوت ہو جائے، چھوٹی سورۃ کی تلاوت ہو جائے۔ اور جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ اگر آپ لوگ، عہدیداران بھی یہ چاہتے ہیں کہ آپ کا اثر آپ کی جماعتوں پر بھی قائم ہو تو ایک تو یہ ہے کہ آپ کا اپنی جماعت کے افراد سے محبت اور پیار کا سلوک ہونا چاہئے۔ دوسرے ہر جو عہدیدار ہے اس کو یہ دیکھنا چاہئے کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے مجھے کیا ہدایات مل رہی ہیں جن پر مَیں نے کاربند ہونا ہے۔ اگر ان پر آپ عمل نہیں کر رہے تو آپ کے کام میں بھی نہ برکت ہوگی اور نہ آپ کی کوئی بات مانے گا۔ غیر محسوس طریقے پر اگر آپ ان ہدایات پر عمل نہیں کر رہے اور اپنی ہدایات کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔ یا سمجھتے ہیں کہ اس کی Interpretaion آجکل کے حالات سے یہ ہے تو آپ کی باتوں میں کبھی برکت نہیں ہوگی۔ اور آپ کی باتوں میں، جن تک آپ پیغام پہنچانا چاہتے ہیں لوگ اگر عمل کر بھی لیں گے تو اس شوق سے نہیں کریں گے یا اس کے نتیجے خاطر خواہ نہیں نکلیں گے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے آپ کو بھی اس نہج پر چلانے کی کوشش کریں کہ آپ زیادہ سے زیادہ ان ہدایات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اپنے اخلاق کو درست کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے فرائض بھی انجام دیں۔ اور یہ سارے اپنے آپ کو ہر لحاظ سے بہتر کرنے کی کوشش کریں"۔

حضور انور نے فرمایا: "صبح مَیں نے حضرت عمرؓ کے حوالہ سے ذکر کیا تھا کہ شوریٰ کے بغیر خلافت نہیں ہے۔ مشورے کا بے شک اللہ تعالیٰ کا حکم ہے آنحضرت ﷺ کا بھی حکم ہے۔ "شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ" کا حکم آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا ہے"۔ حضور انور نے فرمایا کہ "خلیفۂ وقت کا آپؐ سے کوئی بلند مقام نہیں، کہ وہ مشورہ نہ کرے۔ **یا مقامی طور پر کسی بھی عہدیدار کا چاہے وہ مقامی امیر ہے یا لوکل امیر ہے یا نیشنل لیول پر کوئی عہدیدار یا امیر ہے اس کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ مشورہ نہ کرے۔ حضور انور نے فرمایا: مشورہ کرنا ضروری ہے اور پھر جو ملکوں کی مجالس شوریٰ ہیں جو بھی وہ مشورہ دیتی ہیں وہ وہاں فائنل نہیں ہو جاتا۔ وہ تو خلیفۂ وقت کو مشورہ دے رہی ہوتی ہیں جو خلیفۂ وقت تک پہنچتا ہے اور وہاں سے آخری فیصلہ ہو کر آتا ہے۔ اور خلیفۂ وقت کو اس فیصلے کا اختیار ہے کہ چاہے وہ بدل دے یا من وعن اسی طرح قبول کر لے۔** اس لئے اللہ تعالیٰ نے "شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ" کے بعد یہ نہیں فرمایا کہ ضرور ان کی بات ماننی ہے۔ پھر فرمایا "إِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ" کہ جب فیصلہ کر لیا ہے چاہے اس مشورہ کے حق میں کیا یا اس مشورہ کے خلاف کیا تو پھر اللہ پر توکل کرو۔ یہی حکم آنحضرت ﷺ کو ہے، یہی خلفاء راشدین نے طریقہ اختیار کیا، اور یہی حضرت مسیح موعودؑ کا طریقہ تھا اور آگے آپ کی خلافت کا طریقہ ہے۔ اس لئے **بعض دفعہ یہ اعتراض بھی بعض جگہ سے اٹھ جاتا ہے کہ ہم نے تو یہ رائے دی تھی فیصلہ یہ ہو گیا۔ جو بھی آپ نے رائے دی تھی وہ رائے تھی وہ فیصلہ نہیں تھا۔ فیصلہ کا آخر میں اختیار، صوابدیدی اختیار (discretionary) اختیار خلیفۂ وقت کو ہے۔** جو بھی وہ فیصلہ کرے تو اس کو خوشی سے قبول کرنا چاہئے۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ایسی مخلص ہے کہ ذرا بھی چوں چراں نہیں کرتی۔ لیکن بعض ایسے دماغ ہوتے ہیں یا بعض نوجوانوں کی تربیت نہیں ہوتی یا بعض فتنہ انگیز لوگ، بیچ میں فتنہ پرداز ہوتے ہیں جو غلط باتیں کر جاتے ہیں خاموشی سے اور بغیر کسی کو ایسا تأثر دیئے کہ جس طرح وہ کوئی فتنہ پھیلانا چاہتے ہیں گویا معمولی سی بات ہوتی ہے۔ **تو ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب فیصلہ خلیفہ وقت کی طرف سے آ جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے فیصلہ کر رہا ہوتا ہے اور اس کی پابندی کرنا پھر ہر ایک کا فرض بن جاتا ہے۔** اور اللہ تعالیٰ جماعت کی خاطر، حضرت مسیح موعودؑ کی خاطر، آپ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے، خلیفۂ وقت کا اگر کوئی فیصلہ بظاہر غلط بھی لگ رہا ہوگا تو اس کے نتائج کبھی بھی اللہ تعالیٰ غلط نہیں ہونے دے گا۔ اس لئے ہمیشہ اس بات کو اپنے سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ اپنے اپنے فرائض احسن رنگ میں انجام دے سکیں۔"

جماعت احمدیہ جرمنی کی یہ ایک روزہ مجلس شوریٰ شام پونے چھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس شوریٰ کے کُل دو اجلاس ہوئے۔ پہلا اجلاس گیارہ بج کر دس منٹ پر شروع ہو کر پونے تین بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

بعد میں پروگرام کے مطابق دوسرا اجلاس چار بجے شروع ہوا جو شام پونے چھ بجے تک جاری رہا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

اس دوسرے اجلاس کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 14 خاندانوں کے 78 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ سات احباب نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی جماعتوں روئیٹنگن، کولون، آخن اور فرینکفرٹ کے علاوہ پاکستان سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم اسد محمود صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم کا تعلق جرمنی کی جماعت Pfelegeheim Liederbach سے تھا۔ آپ دو روز قبل بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

❁❁❁❁❁❁

21/دسمبر 2009ء بروز سوموار:
جرمنی سے روانگی۔ ہالینڈ میں ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بجکر بیس منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے نن سپیٹ (Nunspeet) (ہالینڈ) کے لئے روانگی تھی۔ سوا دس بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے باوجود اس کے کہ ہر طرف برف کی تہیں بچھی ہوئی تھیں اور شدید سردی تھی اور درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بارہ درجے نیچے تھا احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد جس میں عورتیں بچے اور بوڑھے بھی شامل تھے اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ جامعہ کے طلبا الوداعی نظمیں پیش کر رہے تھے اور مرد وخواتین اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو الوداع کہہ رہے تھے۔ سبھی دورویہ کھڑے تھے۔ خواتین میں بعض ایسی عمر رسیدہ عورتیں بھی موجود تھیں جو Wheel Chair پر اتنی یخ بستہ سردی میں اپنے آقا کا دیدار کرنے اور الوداع کہنے آئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے سب کے پاس سے گزرے۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی اور سب کو بلند آواز میں السلام علیکم کہا اور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے اور قافلہ آہستہ آہستہ خدا حافظ اور فی امان اللہ کی پرسوز دعاؤں میں اپنے اگلے پڑاؤ کے لئے عازم سفر ہوا۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹے کے سفر کے بعد ایک سروس اسٹیشن پر کچھ دیر کے لئے رُکے اور پھر آگے سفر جاری رکھا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق 267 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد دوپہر ایک بجے ہائی وے کے اوپر واقع Hunex Ost Marche نامی ریسٹورنٹ کی بیرونی پارکنگ میں پہنچے۔ اس جگہ جماعت ہالینڈ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

ہالینڈ سے حضور انور کے استقبال کے لئے آنے والے وفد میں مکرم ہبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم عبدالحمید فن درفیلدن صاحب نائب امیر ہالینڈ، مکرم نعیم احمد صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ ہالینڈ، مکرم زبیر اکمل صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم طاہر احمد محمود صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم داؤد اکمل صاحب صدر خدام الاحمدیہ، مکرم لئیق احمد چوہدری، نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت، مکرم شیخ نعیم احمد صاحب صدر جماعت ایمسٹرڈم ساؤتھ ایسٹ اور مکرم مبشر احمد صاحب صدر انصار اللہ شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ازراہ شفقت ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ جرمنی سے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر ومبلغ انچارج جرمنی، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب نائب امیر جرمنی، مکرم عدیل عباسی صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم عبد اللہ سپرا صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی، اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے یہاں تک تشریف لائے تھے۔

یہاں دس منٹ قیام کے بعد نن سپیٹ (Nunspeet) ہالینڈ کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل جرمنی سے ساتھ آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مصافحہ کیا اور یہاں سے واپس فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہو گئے۔

یہاں سے نن سپیٹ ہالینڈ کا فاصلہ 145 کلو میٹر کا ہے۔ ایک بجکر دس منٹ پر یہاں سے ہالینڈ کے لئے سفر شروع ہوا۔ پچاس کلومیٹر کے سفر کے بعد جرمنی کا بارڈر کراس کر کے ہالینڈ کی حدود میں داخل ہوئے۔ دوپہر دو بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت النور، نن سپیٹ تشریف آوری ہوئی۔ فرینکفرٹ جرمنی سے لے کر نن سپیٹ ہالینڈ تک قریباً چار صد کلومیٹر سے زائد فاصلہ جہاں تک نگاہ جاتی تھی سوائے برف کی تہوں کے برف کے تودوں کے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ برفانی موسم تھا اور شدید سردی تھی یہی حال نن سپیٹ میں تھا۔ ہر طرف برف ہی برف تھی مرد خواتین بچے اور بچیاں سردی کی شدت اور اس برفانی موسم کی پرواہ کئے بغیر اپنے آقا کے استقبال کے لئے صف آرا تھیں۔ جونہی حضور انور کی گاڑی بیت النور پہنچی بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی نظمیں پیش کر رہی تھیں۔ احباب جماعت اور خواتین نے اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کو بلند آواز سے السلام وعلیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور تشریف لا کر ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جماعتی کچن میں تشریف لے گئے۔ کچن کے انچارج اور سیکرٹری ضیافت مکرم اسلم صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے کچن کے بڑے دیگچوں کے بارے میں دریافت فرمایا کہ پہلے ایک دوسری طرز کے بڑے دیگچے تھے جو ایک جگہ فکس تھے اور وہیں پر ان کی صفائی وغیرہ ہوتی تھی۔ سیکرٹری صاحب ضیافت نے بتایا کہ ان کی صفائی میں بھی مشکل تھی۔ ایک جگہ فکس ہونے کی وجہ سے اور دوبارہ کھانا پکانے کے لئے دیگچے کو خالی کرنا پڑتا تھا۔ اب ان کی جگہ دوسرے بڑے دیگچے حاصل کئے ہیں جن کی صفائی وغیرہ میں سہولت ہے۔ حضور نے کچن کے فرش کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ کچن کے فرش میں ایسا مٹیریل استعمال کیا گیا ہے جو آگ نہیں پکڑتا۔ نیز شدید سردی میں یہ فرش گرم رہتا ہے۔ بعد میں حضور انور ڈائننگ ہال میں تشریف لے گئے جہاں ایک

دوست نے اپنے بچے کی بیماری کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ بعد ازاں حضور انور نے لائبریری کا معائنہ فرمایا جو ریفرنس لائبریری ہے۔ حضور انور نے امیر صاحب ہالینڈ کو ہدایت فرمائی کہ **جو کتب قادیان اور لندن سے شائع ہوتی ہیں وہ منگوائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب کا جو سیٹ انوار العلوم ہے وہ بھی منگوائیں**۔ حضور نے امیر صاحب سے دریافت فرمایا کہ اس سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ امیر صاحب نے بتایا کہ ہم اس لائبریری کو اس طرح توسیع دے رہے ہیں کہ باقی جماعتوں میں بھی اس طرح کی ریفرنس لائبریری قائم ہو۔ ہم ہر کتب کے نو (9) سیٹ بنا رہے ہیں تا کہ باقی جماعتوں کو بھی مہیا کئے جاسکیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ سات بجے حضور انور نے تشریف لا کر بیت النور میں نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی جس میں مراکش کے ایک جوان محمد سلاکی صاحب اور سوڈان کے ایک دوست المعز علی محمد صاحب نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر گزشتہ کچھ عرصہ میں احمدیت قبول کرنے والے نومبائعین نے بھی حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ محمد سلاکی صاحب نے بتایا کہ وہ الحوار المباشر اور لقاء مع العرب کے پروگرام MTA پر دو سال سے دیکھ رہے ہیں۔ 34 سال ان کی عمر ہے انہوں نے چھ ماہ قبل احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا پہلے انہوں نے مسجد مبارک ہیگ میں فون پر رابطہ کیا۔ پھر ایمسٹرڈیم میں جماعت کے سنٹر بیت المحمود سے رابطہ کیا اور باقاعدہ جمعہ پر جماعت سینٹر آنا شروع کر دیا اور آج بیعت کی سعادت پا رہا ہوں۔

دوسرے بیعت کرنے والے المعز علی محمد نے بتایا کہ پندرہ سولہ سال قبل سے سوڈانی لوگوں کو دیکھتا تھا کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں قرآن پر عمل کرتے ہیں اور حدیثوں پر عمل کرتے ہیں مگر عملی طور پر ان میں مسلمانوں والی کوئی بات نہیں۔ ہم سب حقیقی طور پر عمل نہیں کر رہے۔ قرآن اور حدیث کی باتیں بہت اچھی ہیں مگر ہمارا عمل کچھ نہیں۔ آنحضرت ﷺ تو زمین میں دفن ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ مَیں اس عقیدہ کو غلط سمجھتا تھا۔ میرا خیال تھا کہ وحی کبھی بند نہیں ہوسکتی۔ مجھے MTA کا بالکل پتہ نہ تھا۔ آج سے سات ماہ قبل مَیں نے ٹیون (Tune) کرتے ہوئے MTA دیکھا اور پھر اس کو روزانہ دیکھتا رہا۔ الحوار المباشر کے پروگرام دیکھے۔ میری ساری غلط فہمیاں دور ہو گئیں۔ مَیں جونہی کالج سے گھر واپس پہنچتا آتے ہی MTA لگا کر بیٹھ جاتا۔ مَیں نے اپنے آپ کو احمدی سمجھنا شروع کر دیا۔ امسال رمضان المبارک سے قبل الحوار المباشر کے حوالہ سے جماعت لندن سے رابطہ ہوا۔ پھر جماعت ایمسٹرڈیم سے رابطہ ہوا اور آج بیعت کرنے کی توفیق پا رہا ہوں۔ اس نے بتایا کہ میری والدہ ایک سال قبل احمدی ہو چکی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں سے ان کے ہالینڈ کے قیام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ دونوں نے بتایا کہ انہیں یہاں لمبے عرصہ کے قیام کے لئے ویزا ملا ہوا ہے۔ ہالینڈ میں عربک ڈیسک کے انچارج مکرم ایمن عودہ صاحب نے کہا کہ ہمارے عرب ڈیسک میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ عرب ڈیسک اور ڈچ ڈیسک کی تعداد پاکستانیوں سے زیادہ ہونی چاہئے۔ بعد ازاں ان نومبائعین نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ ہال تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے مل کر ترانے اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعد ازاں پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش پر تشریف لے گئے۔

❁❁❁❁❁❁

22/دسمبر 2009ء بروز سوموار: نن سپیٹ ہالینڈ سے لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی

صبح ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "بیت النور" میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج پروگرام کے مطابق نن سپیٹ (ہالینڈ) سے لندن برطانیہ کے لئے روانگی تھی۔ سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لے آئے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت خواتین بچے اور بچیاں مشن ہاؤس کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب ہالینڈ اور نیشنل سیکرٹری جائیداد سے Al Mere میں مسجد کی تعمیر کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب نے بتایا کہ سال 2010ء میں اکتوبر نومبر میں تعمیر کا پروگرام ہے۔ AL Mere شہر جہاں جماعت کی یہ مسجد تعمیر ہونی ہے، نن سپیٹ سے ایمسٹرڈیم کی طرف جاتے ہوئے 70 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے اس شہر کو 1971ء میں سمندر کے ایک حصہ کو خشک کر کے تعمیر کیا گیا تھا۔ 37 سال قبل یہاں صرف سمندر تھا اور آج ایک خوبصورت شہر ہے۔ یہاں آباد مکینوں کی تعداد ایک لاکھ 84 ہزار ہے۔ یہاں 2007ء میں جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ ہالینڈ کے دوران 13/اکتوبر 2009ء کو ایمسٹرڈم جاتے ہوئے راستہ میں Al Mere شہر میں رُک کر مجوزہ قطعہ زمین کا معائنہ فرمایا۔ کونسل پہلے ہی اس علاقہ میں مسجد کی تعمیر کی اجازت دے چکی ہے۔ دس بجکر بیس منٹ پر لندن کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ شہر کی اندرونی سڑکیں تو برف کے نیچے دبی ہوئی تھیں البتہ موٹر وے بالکل صاف تھی۔ یہاں ان ممالک میں حکومت کے متعلقہ محکمے موٹر وے سے مختلف طریقوں اور مشینری کی مدد سے بہت جلد برف ہٹاتے ہیں اور راستہ صاف کرتے ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں شہر کی اندرونی سڑکوں پر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی موٹر وے تک پہنچیں۔ قریباً 170 کلو میٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ہالینڈ کے شہر Breda اور بلجیم کے شہر Antwerpen کے درمیان ہالینڈ کا بارڈر عبور کر کے بلجیم کی حدود میں داخل ہوئے اور سفر جاری رکھا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بلجیم کے شہر Gent سے دس کلو میٹر پہلے مین ہائی وے پر رک کر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کا کھانا کھایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ایک ٹیم اس انتظام کے لئے پہلے ہی وہاں پہنچی ہوئی تھی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک بجکر 35 منٹ پر یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہالینڈ سے آنے والے جماعتی عہدیداروں کو شرف مصافحہ بخشا۔ ہالینڈ سے درج ذیل احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فرانس کی بندرگاہ Calais تک الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ امیر صاحب ہالینڈ، عبدالحمید صاحب نائب امیر ہالینڈ، نعیم احمد صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، حامد کریم صاحب مبلغ ہالینڈ نیشنل جنرل سیکرٹری، ایڈیشنل جنرل سیکرٹری، نیشنل سیکرٹری صنعت و تجارت، صدر صاحب جماعت ایمسٹرڈم ساؤتھ ایسٹ، مکرم حنیف صاحب نیشنل سیکرٹری جائیداد، اور صدر خدام الاحمدیہ اپنی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ اس وفد میں شامل تھے۔

ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ یہاں سے آگے روانہ ہوئے اور 130 کلو میٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بلجیم کا بارڈر عبور کرنے کے بعد فرانس کی حدود میں داخل ہوئے اور مزید 56 کلو میٹر کے سفر کے بعد تین بجکر دس منٹ پر فرانس کی بندرگاہ Calais پہنچے۔ ہالینڈ سے قافلے کے ساتھ آنے والی گاڑیاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو رخصت کر کے واپس ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئیں۔ امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد چار بجکر دس منٹ پر جہاز راں کمپنی PLO کی فیری NDY PAID OF BURGUR میں سوار ہوئے۔ فیری کی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلے کی گاڑیوں کو Priority کی بنیاد پر بورڈ کیا۔ گاڑیاں فیری کے اندر پارک ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ چار بجکر 25 منٹ پر فیری Calais کی بندرگاہ سے برطانیہ کی بندرگاہ Dover کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ 45 منٹ کے سفر کے بعد برطانیہ کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بجکر دس منٹ پر بندرگاہ Dover پر لنگر انداز ہوئی۔ (فرانس اور برطانیہ کے وقت میں ایک گھنٹے کا فرق ہے برطانیہ کا وقت فرانس سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے) Dover پورٹ پر مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر UK، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج UK، مکرم اخلاق انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم ناصر انعام صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ UK، صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب، مکرم صدر صاحب انصار اللہ، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص، اور خدام الاحمدیہ کی سیکورٹی ٹیم حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔ ساڑھے پانچ بجے Dover پورٹ سے روانہ ہو کر سات بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی جہاں بڑی تعداد میں احباب مرد خواتین بوڑھے بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔

جونہی حضور انور کی گاڑی مسجد فضل لندن کے بیرونی گیٹ سے احاطہ کے اندر داخل ہوئی احباب جماعت نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ احباب جماعت نے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور گاڑی سے نیچے اترے تو امیر صاحب UK نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ خواتین اور بچیاں مسجد کے سامنے والے احاطہ میں کھڑی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت نصیب ہوا۔ بچیوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ اب نماز کی تیاری کریں، ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس سفر میں جن افراد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن) مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) مکرم میر محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت خاص) مکرم ناصر احمد سعید صاحب، مکرم محمود احمد خان صاحب، مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب (کارکن عملہ حفاظت)، مکرم ندیم احمد امینی صاحب، اور خاکسار عبدالماجد طاہر۔

مکرم بشیر احمد صاحب کو اس سفر میں حضور انور کی گاڑی ڈرائیو کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ مکرم ندیم امینی صاحب جماعت بریڈفورڈ UK نے مع گاڑی اپنی خدمات پیش کیں۔ ❁❁❁

7 May 2010 (Friday)

00:00:00 World News
00:20:00 Khabarnama
00:40:00 Tilawat
00:50:00 Insight A weekly review of the news
01:00:00 Science And Medicine Review
01:25:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul MasihIV, recorded on 28 October 1997
02:30:00 Historic Facts about the services of the Ahmadiyya Jamaat for the Muslim
03:00:00 World News
03:20:00 Khabarnama
03:40:00 Tarjamatul Quran Class by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV recorded on 17 August 1994.
04:50:00 Jalsa Salana Address on 26 March 2004 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad at Burkina Faso
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:25:00 Insight A weekly review
06:35:00 Science And Medicine Review
07:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V Recorded on 23 May 2009.
08:05:00 Siraiki Service
08:50:00 An Urdu talk with Hadhrat Khalifatul Masih iV, recorded on 29 March 1994.
09:50:00 Nazm Wo Dil Ko Jortaa Hae
10:05:00 Indonesian Service
11:05:00 Seerat Sahabiyat life of Hadhrat Ume Habiba (ra).
11:45:00 Qaseedah
12:00:00 Live Friday Sermon by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V
13:00:00 Nazm Phir Meree Khusqismati Say
13:10:00 Tilawat
13:25:00 Dars-e-Hadith
13:35:00 Insight A weekly review of the news
13:45:00 Science And Medicine Review
14:10:00 Bengali Service
15:20:00 Seerat Sahabiyat of Hadhrat Ume Habiba (ra).
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Friday Sermon Repeat
17:15:00 Nazm Jeevey Mehdi Da Malang.
17:20:00 Huzurs Concluding address delivered on 11 June 2006 in Khuddam Ijtema in Germany.

8 May 2010 (Saturday)

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:45:00 Dars-e-Hadith
00:55:00 International Jamaat News
01:30:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 29 May 1997
02:30:00 Nazm Asalaam Aye Nabi-
02:45:00 World News
03:00:00 Khabarnama
03:20:00 Friday sermon delivered on 7 May 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V.
04:20:00 Nazm Aye Azizo Suno Ke Bay Quran.
04:25:00 Rah-e-Huda Recorded on 1 May 2010.
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Hadith
06:30:00 International Jamaat News
07:00:00 Huzurs Concluding address delivered on 27 March 2004 on the occasion of Jalsa Salana Burkina Faso 2004.
08:15:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3 December 1995.
09:20:00 Friday Sermon delivered on 7 May 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V
10:20:00 Nazm Zindagi Baksh Jaam-e-Ahmad Hae.
10:25:00 Indonesian Service
11:20:00 French Service
12:20:00 Tilawat
12:35:00 Yassarnal Quran
12:55:00 Live Intikhab-e-Sukhan
13:55:00 A repeat of discussion programme in Bengali. Recorded on 1 May 2010.
14:55:00 Bustan-e-Waqfe with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V Recorded on 24 May 2009.

مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ہفتہ وار پروگرام

MTA INTERNATIONAL

Please Note that programme and timings may change without prior notice . All times are given in Greenwich Mean Time For more information please phone on +44 20 8855 4272 or Fax + 44 20 8874 8344

16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Rah-e-Huda Recorded on 1 May 2010.
17:45:00 Yassarnal Quran

9 May 2010 (Sunday)

00:55:00 World News
01:10:00 Khabarnama
01:25:00 Yassarnal Quran
01:45:00 Tilawat
01:55:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 8 July 1997
03:00:00 Khabarnama
03:15:00 Friday sermon delivered on 7 May 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V
04:15:00 Nazm Nishan Ko Dekh Ker
04:25:00 Faith Matters: English question and answer programme Recorded on 9 March 2010.
05:25:00 Art Class
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:35:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V Recorded on 30 May 2009.
07:30:00 Faith Matters English question and answer Programme no. 25.
08:35:00 A Wonder Of Nature
09:10:00 Huzurs Jalsa Salana Address delivered on 7 April 2004 at Ladies Jalsa Gah on the occasion of Jalsa Benin 2004.
09:50:00 Qaseedah
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Spanish Service
12:00:00 Tilawat
12:10:00 Dars-e-Hadith
12:35:00 Yassarnal Quran
13:00:00 Bengali Service
13:55:00 Friday sermon delivered on 7 May 2010
14:55:00 Qaseedah
15:05:00 Gulshan-e-Waqfe Nau with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V Recorded on 30 May 2009.
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Nazm Aey Fazle Umar.
16:30:00 Faith Matters English question and answer programme no. 25.
17:30:00 Yassarnal Quran

10 May 2010 (Monday)

00:00:00 World News
00:20:00 Khabarnama
00:40:00 Tilawat
00:55:00 Yassarnal Quran
01:20:00 International Jamaat News
01:55:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 9 July 1997
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:40:00 Friday sermon delivered on 7 May 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V
04:40:00 A Wonder Of Nature
05:10:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 18 June 1996.
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:25:00 International Jamaat News
07:00:00 Aik Nashist withHadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V and students of Jamia Ahmadiyya UK. Recorded on 6 June 2009.
08:05:00 Seerat-un-Nabi A discussion
08:45:00 Nazm Ab Chor Do
09:00:00 A sitting of French speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 8 December 1997.
10:00:00 Indonesian Service
11:20:00 Speech by Muhammad Inaam Ghori about the life of the Holy Prophet Muhammad (saw), in Jalsa Salana Qadian 2009.
12:00:00 Tilawat
12:15:00 International Jamaat News
13:00:00 Bangla service
14:05:00 Friday Sermon on 1 May 2009 byHadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V
15:15:00 Speech by Muhammad Inaam Ghori about the life of the Holy Prophet Muhammad (saw), in Jalsa Salana Qadian 2009.
15:45:00 Nazm Jo Nafrat Ko Mitane
16:00:00 Khabarnama
16:20:00 Aik Nashist with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V and students of Jamia Ahmadiyya UK. Recorded on 6 June 2009.
17:20:00 Nazm Hamari Jaan Fida
17:35:00 An educational programme write and speak French.
18:00:00 World News

11 may 2010 (Tuesday)

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama.
00:30:00 Tilawat
00:40:00 Nazm Asmaan Sey Sarey Minare
01:00:00 Insight A weekly review of the news
01:10:00 Science And Medicine Review
01:35:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 10 July 1997
02:35:00 An educational programme read, write and speak French
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:40:00 Seerat-un-Nabi A discussion
04:25:00 A studio sitting of French speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 8 December 1997.
05:20:00 Nazm Jis Husn Ki Tum Ko
05:30:00 Huzurs Jalsa Salana Address on 5 June 2004 in Holland from the Ladies Jalsa Gah.
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Malfoozat
06:30:00 Insight A weekly review of the news
06:45:00 Science And Medicine Review .
07:05:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V . Recorded on 7 June 2009.
08:10:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 18 June 1996.
09:15:00 Slough Peace Conference
09:35:00 Nazm Waqt Kam Hae .
10:00:00 Indonesian Service
12:00:00 Tilawat .
12:15:00 Insight A weekly review of the news
12:25:00 Science And Medicine Review
12:50:00 Yassarnal Quran
13:05:00 Bangla service
14:05:00 An Concluding address delivered on 14 September 2003 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V in Majlis Ansarullah UK Ijtema
14:40:00 Nazm Vuzu ashkon Say.
15:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad.Khalifatul Masih V Recorded on 7 June 2009.
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 18 June 1996.
17:20:00 Yassarnal Quran
17:35:00 Historic Facts about the services of the Ahmadiyya Jamaat for the Muslim

12 May 2010 (Wednesday)

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:35:00 Tilawat
00:50:00 Dars-e-Malfoozat
01:10:00 Yassarnal Quran
01:25:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra)., recorded on 22 July 1997
02:40:00 Learning Arabic programme
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:30:00 Question And Answer with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 18 June 1996.
04:30:00 Nazm Ata Kar jah-o-izzat.
04:45:00 Slough Peace Conference from various community representatives
05:05:00 Nazm Ajab Noor. A Persian poem
05:25:00 An Concluding address delivered on 14 September 2003 by Hazrat Khalifatul Masih V in Majlis Ansarullah UK Ijtema.
06:00:00 Tilawat
06:20:00 Dars-e-Hadith
06:35:00 Art Class
07:00:00 Childrens Class with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded on 3 May 2009.
07:50:00 Waqfe Nau Tarbiyyati Class
09:05:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV Recorded on 19 June 1996 in Toronto, Canada.
10:05:00 Indonesian Service
11:05:00 Swahili Muzakarah
11:55:00 Tilawat
12:05:00 Yassarnal Quran
12:30:00 Friday sermon delivered on 27 July 1984 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on whether death is the punishment of Apostasy.
13:25:00 Bengali service
14:25:00 Huzurs Jalsa Salana Address Opening address delivered on 25 July 2003 of United Kingdom.
15:50:00 Khabarnama
16:10:00 Childrens Class with Huzoor Anwar Recorded on 3 May 2009.
16:55:00 Yassarnal Quran
17:15:00 Question And Answer Session with Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 19 June 1996 in Toronto, Canada.

13 May 2010 (Thursday)

00:20:00 World News
00:40:00 Khabarnama
01:00:00 Tilawat
01:10:00 Yassarnal Quran
01:30:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 23 July 1997
02:35:00 World News
02:55:00 Khabarnama
03:10:00 Friday sermon delivered on 27 July 1984 by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on whether death is the punishment of Apostasy.
04:05:00 Art Class oil painting
04:30:00 Huzurs Opening address delivered on 25 July 2003 of Jalsa Salana United Kingdom.
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Malfoozat
06:30:00 Rhino Charge
07:00:00 Bustan-e-Waqfe with Huzoor Anwar Recorded on 14 June 2009.
08:05:00 Faith Matters
09:10:00 English Mulaqat with Hazrat Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 9 June 1996.
10:15:00 Indonesian Service
11:10:00 Pushto Muzakarah
12:00:00 Tilawat
12:15:00 Yassarnal Quran
13:00:00 Bengali Service
14:00:00 Huzurs Address on 3 July 2004 on the occasion of Jalsa Salana Canada 2004
14:45:00 Tarjamatul Quran by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. recorded on 18 August 1994.
16:00:00 Khabarnama
16:25:00 Yassarnal Quran
16:50:00 English Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 9 June 1996.

یہ پروگرام GMT وقت کے مطابق ہیں ، ہندوستان میں صبح ۶ بجے سے رات ۱۲ بجے تک نشر ہونے والے پروگراموں کی فہرست یہاں شائع کی جارہی ہے۔ (ادارہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 | Thursday | 29 April 2010 | Issue No. 17

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ دسمبر 2009ء کی مختصر جھلکیاں

مقامی طور پر کسی بھی عہدیدار کا چاہے وہ مقامی امیر ہے یا لوکل امیر ہے یا نیشنل لیول پر کوئی عہدیدار یا امیر ہے اس کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ مشورہ نہ کرے۔ مشورہ کرنا ضروری ہے۔

جو ملکوں کی مجالس شوریٰ ہیں جو بھی وہ مشورہ دیتی ہیں وہ وہاں فائنل نہیں ہوجاتا۔ وہ تو خلیفۂ وقت کو مشورہ دے رہی ہوتی ہیں جو خلیفۂ وقت تک پہنچتا ہے اور وہاں سے آخری فیصلہ ہو کر آتا ہے۔ اور خلیفۂ وقت کو اس فیصلے کا اختیار ہے کہ چاہے وہ بدل دے یا من وعن اسی طرح قبول کرلے۔

مربیان تبلیغی و تربیتی لحاظ سے نمائندہ ہیں۔ جہاں جماعتی روایات، جماعت کا وقار متاثر ہو رہا ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے پرے ہٹ رہے ہوں وہاں آپ کو دیوار بن کر کھڑے ہونا چاہئے۔ مربیان کا یہ کام نہیں کہ جو بھی امیر نے کہہ دیا مان لیں۔ جو غلط ہے وہ غلط ہے۔

(جماعت جرمنی کی ایک روزہ مجلس شوریٰ میں مختلف امور پر غور وخوض اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم اصولی ہدایات)

انفرادی و فیملی ملاقاتیں، نماز جنازہ حاضر، جرمنی سے ہالینڈ کے لئے روانگی، نن سپیٹ میں ورود مسعود و استقبال۔ لائبریری کا معائنہ، قادیان اور لندن سے شائع ہونے والی کتب لائبریری کے لئے منگوانے کی ہدایت۔ تقریب بیعت۔ مراکش اور سوڈان کے دو دوستوں کی دستی بیعت۔ ہالینڈ سے روانگی اور مسجد فضل لندن میں ورود مسعود۔

جرمنی اور ہالینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

(بقیہ: 20 / دسمبر 2009ء بروز اتوار:)

جماعت احمدیہ جرمنی سابقہ جلسہ گاہ "Mai Market" منہائیم کی بجائے اس سے زیادہ بڑی اور وسیع جگہ کے حصول کے لئے Karisruhe شہر میں ایک جگہ دیکھ رہی ہے۔ اس جگہ کا نام جو بڑے وسیع و عریض ہالوں پر مشتمل ہے Karisruhe Messe Kongrence" ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے لئے اس نئی جگہ کے انتخاب کا معاملہ بھی مجلس شوریٰ میں رکھا اور بڑی تفصیل کے ساتھ اس کا جائزہ لیا۔

امسال 2009ء میں منہائیم کے جلسہ میں جو اخراجات ہوئے تھے ان کا شعبہ وائز جائزہ لیا گیا اور پھر امسال اگر جلسہ منہائیم میں ہی ہو تو شعبہ وائز کیا اخراجات ہوں گے اور اگر نئی جگہ Karisruhe میں ہو تو وہاں شعبہ وائز کیا اخراجات ہوں گے۔ ان دونوں جگہوں کے اخراجات کا موازنہ کے ساتھ جائزہ لیا گیا اور پھر ممبران شوریٰ سے رائے طلب فرمائی۔ گیارہ ممبران شوریٰ نے باری باری اپنے رائے کا اظہار کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو نئی جگہ کے حق میں ہیں وہ اپنا ہاتھ کھڑا کریں اور جو سابقہ جگہ منہائیم کے حق میں ہیں کہ 2010ء کا جلسہ وہاں ہو وہ اپنا ہاتھ کھڑا کریں۔ منہائیم کے حق میں ووٹوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مجلس شوریٰ کی اس رائے کو منظور فرمایا اور فیصلہ فرمایا کہ سال 2010ء کا جلسہ سالانہ جرمنی سابقہ جگہ منہائیم میں ہی ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ نئی جگہ کے انتخاب میں ابھی بہت سے امور دیکھنے والے ہیں۔ جو کام بھی کرنا ہے سوچ سمجھ کر احتیاط سے کریں اور ساری جزئیات طے ہونے کے بعد پھر فیصلہ ہوگا۔ اپنے ساتھ کسی وکیل کو بھی شامل کریں جو قانونی لحاظ سے بھی ہر پہلو کو مدنظر رکھے۔

✡......جماعت جرمنی نے ایک رسالہ 'Lichtblich' کے نام سے شائع کیا ہے۔ اس رسالہ کے ٹائیٹل پیج، اس کے مضامین، مواد اور طرز تحریر اور تصاویر کے تعلق میں بہت سے امور محل نظر تھے اور جماعتی روایات سے ہٹ کر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس رسالہ کے تعلق میں شوریٰ کے ممبران کو اپنی رائے کا اظہار کرنے کی دعوت دی۔ بارہ ممبران نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ جرمنی کے ایک مبلغ سلسلہ نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ مَیں نے اس رسالہ کو Script کے طور پر دیکھا تھا۔ مجھے احساس تھا کہ یہ جماعت کا انداز نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ رسالہ جب آپ کے پاس شائع ہونے سے قبل آیا تھا تو آپ کو دیکھنا چاہئے تھا کہ یہ جماعتی روایات کے مطابق ہے یا نہیں۔ دین کا علم آپ کو ہے، ان کو نہیں۔ **مربیان تبلیغی و تربیتی لحاظ سے نمائندہ ہیں۔ اگر اس نظر سے آپ نے نہیں دیکھا تو آپ قصوروار ہیں۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ جماعتی روایات کے اندر رہتے ہوئے ضرور بات مانیں۔ لیکن جہاں جماعتی روایات، جماعت کا وقار متاثر ہو رہا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے پرے ہٹ رہے ہوں وہاں آپ کو دیوار بن کر کھڑے ہونا چاہئے۔ مربیان کا یہ کام نہیں کہ جو بھی امیر نے کہہ دیا مان لیں۔ جو غلط ہے وہ غلط ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ اس رسالہ کا دوسرا شمارہ اس وقت تک شائع نہیں ہوگا جب تک کہ پوری طرح تسلّی اور اطمینان نہ ہو اور جماعتی روایات کے مطابق نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا اس موجودہ رسالہ میں جو بعض اچھے مضامین ہیں ان کو نکال کر دوسرے جماعتی رسالوں میں شائع کریں۔ اچھے آرٹیکل نکال کر دوستوں کو دیں اور اخباروں میں بھی دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس رسالہ کے مضامین اور اس میں شائع ہونے والی تصاویر اور بعض خاکوں پر تبصرہ فرمایا اور ان کے نقائص ممبران شوریٰ کے سامنے رکھے کہ کہاں کہاں، کس طرح جماعتی روایات اور اسلامی تعلیمات سے ہٹے ہیں۔ اور اس پر تبصرہ کرنے والوں نے اس کو کس کس انداز سے دیکھا ہے۔

✡......حضور انور نے ایک رسالہ کے مضمون میں قرآنی آیات کی تفسیر کے متعلق فرمایا:

"قرآنی آیات کو جب استعمال کیا گیا ہے، تشریح کرتے وقت اپنی ہی تشریح کو مضمون کا حصہ بنایا گیا ہے۔ آپ تو مفسر بن نہیں سکتے سارے۔ اس کے بارہ میں، مَیں جلسہ کی تقریر میں بھی بتا چکا ہوں اور کسی جگہ جہاں ایک آیت کی تشریح کی گئی یہ نہیں ذکر کیا گیا کہ آیا اس حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفاء میں سے بھی کسی نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے یا نہیں۔ 5-6 صفحے کے مضمون میں صرف اپنی طرف سے ہی مسائل کو بیان کیا گیا ہے، ان کا حل بھی اپنے علم کے مطابق اپنے ہی الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔ **جب آپ حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ سے ہٹیں گے۔ قرآن کی تشریح میں حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر پیش نہیں کریں گے یا خلفاء کی تفسیر پیش نہیں کریں گے اور اپنے نقطہ نظر کو زیادہ پروجیکشن دیں گے تو آپ سمجھ لیں کہ اس دن سے آپ لوگ تباہی کی طرف جانا شروع کردیں گے۔** یہ دیکھیں کہ اصل تعلیم کیا ہے؟ قرآن کیا کہتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اقوال کیا ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہمارے سامنے پیش کیا ہے اور آگے خلفاء کیا پیش کر رہے ہیں"۔ حضور انور نے فرمایا:

"اس لئے بہت بڑی وجہ ہے کہ مَیں جمعہ پر کافی اقتباس پڑھتا ہوں تاکہ پتہ لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے براہ راست الفاظ کیا ہیں۔ جو شوکت اور اثر نبی کی زبان میں ہے وہ کسی اور کی زبان میں نہیں ہوسکتا۔ اس لئے بہرحال ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لٹریچر میں کہیں نہ کہیں، کوئی نہ کوئی کوٹیشن (quotation) اقتباس حضرت مسیح موعودؑ کا ضرور آنا چاہئے"۔

✡......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شوریٰ کے اجلاس کے آخر پر فرمایا:

"ایک اور بات مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت کی جو بھی میٹنگز ہوتی ہیں، چاہے غیروں کے ساتھ ہوں جماعتی روایات یہ ہیں کہ اس میں تلاوت ہونی چاہئے

(باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں)